

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ

ہفت روزہ  
دکن

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Registered with the registrar of news paper for India at No. R. N. 61/57

Regd. No. P. G. D. P-3

Phone No. 35

قُدْرَتِ ثانیہ کے مظہرِ اولے

خلافتِ منبر

20 شمار  
M. Mahmood Ahmad  
DARUL-MASIH, QADIAN-143516  
Distt. Gurdaspur, Punjab, India



حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## اداریہ

## قیامِ خلافت راشدہ کے ذریعہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مقصدِ بعثت تکمیل

احمدیت ایک بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے۔ جو انیسویں صدی کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق مسیح وقت و مہدی دوران سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوئی۔ اس الٰہی تحریک کا حقیقی مشن اس کے سوا کچھ نہیں کہ خدا تعالیٰ کا وہ مکمل اور دائمی قانون جو آج سے چودہ سو سال قبل وادی بطنیا میں سرور کائنات و فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ترین وجود پر نازل ہوا تھا، اس کی روحانی فرمانروائی کو پوری آب و تاب کے ساتھ روئے زمین کے چپے چپے پر قائم کر دیا جائے۔ خود مفسرینِ قرآن بھی اس امر پر متفق ہیں کہ آیت قرآنی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی..... الخ (مائدہ: ۴) میں جس تکمیلِ شریعت کا اعلان کیا گیا ہے اس کی تکمیل اشاعت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی قائم کردہ روحانی جماعت سے وابستہ کی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سید محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ تحریر فرماتے ہیں :-

”ازالِ جملہ بعض مواہید کا ایفاء ہے کہ حق جل و علا نے اپنے رسول کو ان سے موعود فرمایا۔ پس ان میں سے بعض کا ایفاء پیغمبرؐ کے ہاتھ سے ہوا اور بعض کی آپ کے نائبوں کے ہاتھ سے تکمیل ہوئی۔ چنانچہ ارشاد ہے: هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (توبہ وغیرہ) (یعنی) وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب ادیان سے ممتاز کر دے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ظہورِ دین کی ابتداء پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ اور اس کی تکمیل حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوگی۔“ (مضبب امامت ص ۷)

بزرگان و علماء سلف کے اس متفق علیہ فیصلہ کی روشنی میں اُمتِ مسلمہ کا بھی اس امر پر اجماع ہے کہ تکمیل اشاعتِ دین مسیح اور مہدی کے زمانہ میں مقدر ہے۔ مگر قانونِ طبعی کے ماتحت انسان کی عمر چونکہ محدود ہے جبکہ کثاف عالم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا مقدس فریضہ ایک طویل مدت تک منظم اور منصوبہ بند کوششوں کا تقاضا کرتا ہے۔ لہذا اس اہم مشن کی تکمیل کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بعد خلافت راشدہ کا دیباہی بابرکت نظام قائم ہونا ضروری ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اُدی کے بعد قائم ہوا تھا۔ فرمانِ نبوی: شَرُّ مَکُوْنِ الْخِلَافَةِ عَلٰی مِثْلِهَا جِہَا جِ النَّبُوَّةِ وَ شُكُوْفِ الْوَلَدِ کے مطابق بھی خلافت علیٰ منہاج النبوة کا یہ سنہری دور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے وابستہ کیا گیا ہے۔

خدائی نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیش خبریوں کے مطابق مقدس بانی سلسلہِ اہدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مہمود علیہ السلام نے ”براہین احمدیہ“ کی تصنیف کے ذریعہ ۱۸۸۷ء میں تکمیل اشاعتِ دین کے اس نئے اور تابناک دور کی تئسیاد رکھی۔ لیکن اس کی تکمیل چونکہ تین سو سال میں ہونی مقدر تھی اس لئے آپ نے اپنی جماعت کو نظامِ خلافت کی قیادت میں اس بابرکت آسمانی ہم کے تاقیامت جاری رہنے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا :-

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“ (رسالہ الوصیت ص ۷)

چنانچہ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعتِ احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوة کے قیام کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی اس قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا جس کے مظہرِ اولیٰ سیدنا حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرار پائے۔ آپ نے اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اس اہم مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا اور اس کی تکمیل کے لئے بیرون ملک، انگلستان اور مصر میں دو فعال تبلیغی مراکز قائم فرمائے۔

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کا ۵۲ سالہ بابرکت عہدِ خلافت تبلیغ و اشاعتِ دین کی اس بابرکت آسمانی ہم میں ایک درخشندہ و تابناک دور کی حیثیت رکھتا ہے۔ کم و بیش نصف صدی پر محیط اس عرصہ کے دوران چالیس سے زائد ممالک میں جماعتِ احمدیہ کے فعال اور مستقل تبلیغی مشنوں کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب فرمایا۔ آج ہم بفضلِ تعالیٰ غیر معمولی افضال و برکاتِ سادہ سے معمور

آپ کے مبارک و مسعود دورِ خلافت کی ۱۴ دہائیوں کا دیکھ رہے ہیں۔ اس مختصر سی مدت کے دوران کثاف عالم میں جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی، تعلیمی اور طبی مراکز کا جس سرعت اور برق رفتاری کے ساتھ قیام عمل میں آیا ہے اور ان کے جو جبریت انگیز اور خوش کن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں وہ جہاں ارشادِ ربّانی لِيُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے کمال آب و تاب کے ساتھ عنقریب پورا ہونے کی بشارت دے رہے ہیں، وہاں چشمِ بینا کے لئے اس حقیقت کا ناقابل تردید ثبوت بھی فراہم کر رہے ہیں کہ

مٹھی بھر افرادِ جماعت احمدیہ نے اپنی تمام تر بے بضاعتی اور بے سرو سامانی کے باوجود ایک صدی سے بھی کم مدت میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی بابرکت آسمانی ہم میں جو کامیاب سنگ لائے میل نصب کئے ہیں وہ یقیناً خلافت کے بابرکت آسمانی نظام سے وابستہ ہونے کا ثمرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے فضل و رحم کے ساتھ اس روحانی نظام کے انوار و فیوض اور برکات و تاثیرات سے ہمیشہ منور و متمتع ہونے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلٰی

## بفت روزہ بکدار قادیان

## خلافتِ مہدی

## بابت

۲۵ رجب ۱۴۰۲ ہجری

## بسطِ اوقات

۲۰ ہجرت ۱۳۹۱ ش

۲۰ مئی ۱۹۸۲ء

جلد ۳۱ شمارہ ۲۰

## شرحِ چندہ

سالانہ ۲۶ روپے

ششماہی ۱۳ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے

ماہانہ ۱ روپے



# میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں

میرے بعد میں اور وجود ہوں گے دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

ارشاد اے عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو یا مال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری خدائی کا دن آوے گا بعد اس کے وہ دن آوے گا جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعائیں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔

(رسالہ الوصیۃ صفحہ ۵ تا ۸)

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَآ اَنْبِیَآءٍ اَنْتَ اَنْتَ رُسُلِیْ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستہ نازی کو وہ دنیا میں پھیلا نا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکے ہوں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمری ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہو جاتے ہیں راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک سب سے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادینہ شین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے قائم کیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیْسَ لَکُمْ اَنْتُمْ اَلَّذِیْ اَرْفَضْتُمْ لَکُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اَنْتُمْ اَلَّذِیْ اَرْفَضْتُمْ لَکُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اَنْتُمْ اَلَّذِیْ اَرْفَضْتُمْ لَکُمْ۔ اسیا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں وقت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ تواریخ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناکہانی خدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ اسیا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیبیہ کے واقعہ کے وقت تمام حواری تشر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں

لے (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے بنی غالب رہیں گے۔ منہ (المجادلہ آیت ۲۲)

لے النور۔ آیت ۵۶۔

## احباب احمدیہ

قادیان ۱۲ ہجرت (دہلی)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت کے متعلق محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ناب کی التبشیر تحریک جدید ربوہ کی بانی

لئے والی مرضہ ۱۲ ماہ ہجرت (دہلی) کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

”حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔“

اجاب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب اور دل و جان سے عزیز آقا ایدہ اللہ العزیز کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور غلبہ اسلام کی بابرکت آسمانی ہم ملی حضور پر نور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۴ ہجرت (دہلی)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نظر علی و

امیر جماعت احمدیہ قادیان مع عمر ۳۵ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ

خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔



## تَبَرُّکَات

## خلیفہ وقت کا مقام اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

ذیل میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوح پر در خطبات اور بصیرت افروز تحریرات سے بعض اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں۔ جن سے ظیفہ وقت کے رفیع الشان منصب و مقام اور اس کی عظمت و اہمیت پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ارشادات کی روشنی میں نعمت خلافت کی کما حقہ قدر کرنے اور اس سے قیامت تک متمتع ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## اطاعت خلافت اور نصرت الہی

”..... وہی خدا جو اُس وقت فوجوں کے ساتھ تبارک کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے۔ اور اگر اُنج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تہذیبی مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے نظام خلافت پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔“ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## اطاعت رسول خلافت ہوتی ہے

”اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت عمل غزین یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے تحت پرودیا جائے۔ یوں تو صحابہ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہ اور انجیل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول پر علیہ السلام انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے، انہیں وہ وقت اس پہ عمل کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں۔۔۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب خلافت جوگی اطاعت رسول بھی ہوگی“ (تفسیر کبیر سورۃ نور ص ۳۶۹)

## پہرہ کی فضیلت امام کی اطاعت میں

”یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے تمام کردہ شائدہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔۔۔ ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اُس شخص کے ہاتھ میں

اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اُس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔“ (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء)

## خلفاء کے ذریعہ قریب الہی کا حصول

”انبیاء اور خلفاء اللہ تعالیٰ کے قریب کے حصول میں مدد ہوتے ہیں۔ جیسے کمزور آدمی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے پر چڑھ سکتا تو سونٹے اور کھڈ سٹنگ کا سہارا لے کر چڑھتا ہے۔ اسی طرح انبیاء اور خلفاء لوگوں کے لئے سہارے ہیں۔ وہ دیواریں نہیں جنہوں نے الہی قریب کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ وہ سونٹے اور سہارے ہیں جن کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قریب حاصل کر لیتا ہے“

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## دین کی صحیح تشریح اور وضاحت

”خلفاء کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں۔ ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں۔ اور متعلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔“

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## اقامت صلوٰۃ

”اقامت صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جُمُعہ ہے۔ جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور قومی ضرورت کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اب اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضرورت کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے۔ مثلاً پاکستان

ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو اُن کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔“ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

خلیفہ وقت کو عصمت صغریٰ حاصل ہے!

”اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنقید و تحقیر الہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقعہ اور اہل علم لوگ کہہ کر تے ہیں کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور خلیفہ کو عصمت صغریٰ“

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء)

## خلفاء کا ادب و احترام

”شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے۔ اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں۔ پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو شریعت کا احترام کریں۔ اور دوسری طرف خلفاء کا ادب و احترام قائم کریں اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے“

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

## خلیفہ وقت کی دعائیں

”اللہ جب کسی کو منصب خلافت پر مقرر کرنا چاہتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی تہک ہوتی ہے۔“

(منصب خلافت ص ۳۲)

## خلافت کی ناقدری

”خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔ فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ رُوحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے“

(تفسیر کبیر سورۃ النور ص ۳۷ تا ۳۸)

کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ یہ ہیں اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے اور اسلحہ ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اگر ایک مرکز ہوگا اور ایک خلیفہ ہوگا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب اطاعت ہوگا تو اس سے تمام کتابی احکام سے پرورش پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہوتا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے۔ اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے۔“

(تفسیر کبیر سورۃ النور ص ۳۱)

## امام وقت کی اہمیت

”وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکر وٹہ کر سکتا ہے۔“ (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۷ء)

## خلیفہ وقت کی موجودگی میں آزادانہ تدبیر

”اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرے کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے۔ اپنی مرضی اور خواہشات کو اُس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔ اپنی تدبیروں کو اُس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے۔ اپنے ارادوں کو اُس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اُس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے۔ اور اپنے سامانوں کو اُس کے سامانوں کے تابع کرتا



## ایک خاکہ - ایک تاریخ

## حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا شاندار ظہور

## خلافت ثالثہ کے عہد مبارک بندے

از محترم مولانا دوست محمد صاحب ہند - مورخ احمدیت - دہلی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ناصر الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ "ایۃ اللہ" ہیں۔ اور آپ کے دور خلافت کی ایک ایک ساعت ایام اللہ میں داخل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے خاندان موعود بھی ہیں۔ اور خلیفۃ موعود بھی۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جس طرح حضرت اقدس علیہ السلام نے ۵۶ سال کی عمر میں مہدی اُمت ہونے کا اعلان فرمایا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی ۵۶ سال کی عمر میں تنہا سے خلافت پہنائی گئی۔ آپ کو نائب مہدی کی حیثیت سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ذات مقدس کے ساتھ بہت سے امور میں شدید مماثلت و مشابہت حاصل ہے۔ آپ کا آنا برزوی طور پر مہدی موعود ہی کا آنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مبارک عہد سیادت و امامت میں اب تک حضور علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیوں کا شاندار طور پر ظہور ہو چکا ہے۔

قبل اس کے کہ ان پیش خبروں اور الہی نشانوں کو بیان کیا جائے۔ یہ بتلانا ضروری ہے کہ سنت اللہ یہ ہے کہ ایک الہام بعض دفعہ کئی غیبی واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور کئی طریق سے مختلف وقتوں اور زمانوں میں پورا ہوتا ہے جس سے بالبداهت ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ علام الغیوب اور قادر و مقتدر خدا کا کلام ہے۔ اس ضروری و نہایت کے بعد بطور نمونہ صرف چند ایسی واضح پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مدتوں قبل شائع فرمائیں۔ اور خلافت ثالثہ کی کمال صفائی سے پوری ہوئیں۔ اور پوری ہیں۔ اور ہر آنے والا دن ان کی عظمتوں میں اضافہ کا موجب بن رہا ہے۔ واصل اللہ بحدث بعد ثلاث امرا۔

(۱)

بادشاہوں کا برکت حال کرنا

(الہام)۔ "ہاں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے پیکروں سے

برکت ڈھونڈیں گے۔ (برکات الدعاء) اس عظیم الشان خوشخبری کا پہلا اعلیٰ ظہور خلافت ثالثہ کے ابتدائی ایام میں ہوا جبکہ جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے پریذیڈنٹ الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے اپنے ملک کی آزادی کے بعد اس کے سب سے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت سے آپ کو حضرت مہدی موعود کے مقدس پیکروں سے برکت حاصل کرنے کا سب سے پہلا قابل فخر اعزاز حاصل ہوا۔

(۲)

تعمیر کعبہ کے مقاصد اور ان کا فلسفہ

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ہے ایک اول العزم پیدا ہوگا"

(از الادام ص ۶۳۵)

وہ اول العزم جس نے ۱۹۶۷ء میں بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کے تیسری عظیم الشان مقاصد پر روشنی ڈالی اور حکمت الہی کے اس آفاقی مسئلہ سے پردہ اٹھایا۔ وہ ہمارے امام تمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔

(۳)

لکھنؤ میں تبلیغ اسلام

فرمایا:۔ "میں نے دیکھا کہ میں شہر لکھنؤ میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

سو میں نے اس کی تعمیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں لوگوں میں پھیل گئیں اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ (از الادام ص ۶۱۵)

"وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔۔۔۔ ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم ہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے بتائی ہیں میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد میں اور وجود ہونے کے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (الوقت)

دنیا پر اسلام کی حجت تمام ہوئی۔ اور کئی سید و سید حلقہ نجوش اسلام ہوئیں۔ (۴)

بادشاہوں کا اظہار عقیدت

"وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔"

(اشہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس الہام کے عین مطابق ۱۹۶۷ء کے مشہور عالم دورہ افریقہ کے دوران کئی سربراہان مملکت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کر کے اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیا۔ مثلاً میجر جنرل یعقوب گون (صدر

یہ خواب ظاہری لحاظ سے بھی ذوالقرنین وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اسفار انگلستان کے ذریعہ بار بار پوری ہو چکی ہے۔ خصوصاً ۱۹۶۷ء میں جبکہ حضور نے وائڈ زور تھ ڈاون ہل لندن میں امن کا اسلامی پیغام دیا۔ اس کے گیارہ برس بعد لندن میں ہی کسری صلیب کا نفرین منعقد ہوئی جس کے آخری اجلاس سے حضور نے ایک معرکہ آراء خطاب فرمایا۔ اور واقعہ صلیب سے متعلق قرآنی نظریہ کو مہر نیمروز کی طرح نمایاں کر دکھلایا۔ جس سے پوری غیر مسلم

۱۹۶۷ء - ۱۹۶۸ء - ۱۹۶۹ء - ۱۹۷۰ء - ۱۹۷۱ء - ۱۹۷۲ء - ۱۹۷۳ء - ۱۹۷۴ء - ۱۹۷۵ء - ۱۹۷۶ء - ۱۹۷۷ء - ۱۹۷۸ء - ۱۹۷۹ء - ۱۹۸۰ء - ۱۹۸۱ء - ۱۹۸۲ء - ۱۹۸۳ء - ۱۹۸۴ء - ۱۹۸۵ء - ۱۹۸۶ء - ۱۹۸۷ء - ۱۹۸۸ء - ۱۹۸۹ء - ۱۹۹۰ء - ۱۹۹۱ء - ۱۹۹۲ء - ۱۹۹۳ء - ۱۹۹۴ء - ۱۹۹۵ء - ۱۹۹۶ء - ۱۹۹۷ء - ۱۹۹۸ء - ۱۹۹۹ء - ۲۰۰۰ء - ۲۰۰۱ء - ۲۰۰۲ء - ۲۰۰۳ء - ۲۰۰۴ء - ۲۰۰۵ء - ۲۰۰۶ء - ۲۰۰۷ء - ۲۰۰۸ء - ۲۰۰۹ء - ۲۰۱۰ء - ۲۰۱۱ء - ۲۰۱۲ء - ۲۰۱۳ء - ۲۰۱۴ء - ۲۰۱۵ء - ۲۰۱۶ء - ۲۰۱۷ء - ۲۰۱۸ء - ۲۰۱۹ء - ۲۰۲۰ء - ۲۰۲۱ء - ۲۰۲۲ء - ۲۰۲۳ء - ۲۰۲۴ء - ۲۰۲۵ء - ۲۰۲۶ء - ۲۰۲۷ء - ۲۰۲۸ء - ۲۰۲۹ء - ۲۰۳۰ء - ۲۰۳۱ء - ۲۰۳۲ء - ۲۰۳۳ء - ۲۰۳۴ء - ۲۰۳۵ء - ۲۰۳۶ء - ۲۰۳۷ء - ۲۰۳۸ء - ۲۰۳۹ء - ۲۰۴۰ء - ۲۰۴۱ء - ۲۰۴۲ء - ۲۰۴۳ء - ۲۰۴۴ء - ۲۰۴۵ء - ۲۰۴۶ء - ۲۰۴۷ء - ۲۰۴۸ء - ۲۰۴۹ء - ۲۰۵۰ء - ۲۰۵۱ء - ۲۰۵۲ء - ۲۰۵۳ء - ۲۰۵۴ء - ۲۰۵۵ء - ۲۰۵۶ء - ۲۰۵۷ء - ۲۰۵۸ء - ۲۰۵۹ء - ۲۰۶۰ء - ۲۰۶۱ء - ۲۰۶۲ء - ۲۰۶۳ء - ۲۰۶۴ء - ۲۰۶۵ء - ۲۰۶۶ء - ۲۰۶۷ء - ۲۰۶۸ء - ۲۰۶۹ء - ۲۰۷۰ء - ۲۰۷۱ء - ۲۰۷۲ء - ۲۰۷۳ء - ۲۰۷۴ء - ۲۰۷۵ء - ۲۰۷۶ء - ۲۰۷۷ء - ۲۰۷۸ء - ۲۰۷۹ء - ۲۰۸۰ء - ۲۰۸۱ء - ۲۰۸۲ء - ۲۰۸۳ء - ۲۰۸۴ء - ۲۰۸۵ء - ۲۰۸۶ء - ۲۰۸۷ء - ۲۰۸۸ء - ۲۰۸۹ء - ۲۰۹۰ء - ۲۰۹۱ء - ۲۰۹۲ء - ۲۰۹۳ء - ۲۰۹۴ء - ۲۰۹۵ء - ۲۰۹۶ء - ۲۰۹۷ء - ۲۰۹۸ء - ۲۰۹۹ء - ۲۱۰۰ء - ۲۱۰۱ء - ۲۱۰۲ء - ۲۱۰۳ء - ۲۱۰۴ء - ۲۱۰۵ء - ۲۱۰۶ء - ۲۱۰۷ء - ۲۱۰۸ء - ۲۱۰۹ء - ۲۱۱۰ء - ۲۱۱۱ء - ۲۱۱۲ء - ۲۱۱۳ء - ۲۱۱۴ء - ۲۱۱۵ء - ۲۱۱۶ء - ۲۱۱۷ء - ۲۱۱۸ء - ۲۱۱۹ء - ۲۱۲۰ء - ۲۱۲۱ء - ۲۱۲۲ء - ۲۱۲۳ء - ۲۱۲۴ء - ۲۱۲۵ء - ۲۱۲۶ء - ۲۱۲۷ء - ۲۱۲۸ء - ۲۱۲۹ء - ۲۱۳۰ء - ۲۱۳۱ء - ۲۱۳۲ء - ۲۱۳۳ء - ۲۱۳۴ء - ۲۱۳۵ء - ۲۱۳۶ء - ۲۱۳۷ء - ۲۱۳۸ء - ۲۱۳۹ء - ۲۱۴۰ء - ۲۱۴۱ء - ۲۱۴۲ء - ۲۱۴۳ء - ۲۱۴۴ء - ۲۱۴۵ء - ۲۱۴۶ء - ۲۱۴۷ء - ۲۱۴۸ء - ۲۱۴۹ء - ۲۱۵۰ء - ۲۱۵۱ء - ۲۱۵۲ء - ۲۱۵۳ء - ۲۱۵۴ء - ۲۱۵۵ء - ۲۱۵۶ء - ۲۱۵۷ء - ۲۱۵۸ء - ۲۱۵۹ء - ۲۱۶۰ء - ۲۱۶۱ء - ۲۱۶۲ء - ۲۱۶۳ء - ۲۱۶۴ء - ۲۱۶۵ء - ۲۱۶۶ء - ۲۱۶۷ء - ۲۱۶۸ء - ۲۱۶۹ء - ۲۱۷۰ء - ۲۱۷۱ء - ۲۱۷۲ء - ۲۱۷۳ء - ۲۱۷۴ء - ۲۱۷۵ء - ۲۱۷۶ء - ۲۱۷۷ء - ۲۱۷۸ء - ۲۱۷۹ء - ۲۱۸۰ء - ۲۱۸۱ء - ۲۱۸۲ء - ۲۱۸۳ء - ۲۱۸۴ء - ۲۱۸۵ء - ۲۱۸۶ء - ۲۱۸۷ء - ۲۱۸۸ء - ۲۱۸۹ء - ۲۱۹۰ء - ۲۱۹۱ء - ۲۱۹۲ء - ۲۱۹۳ء - ۲۱۹۴ء - ۲۱۹۵ء - ۲۱۹۶ء - ۲۱۹۷ء - ۲۱۹۸ء - ۲۱۹۹ء - ۲۲۰۰ء - ۲۲۰۱ء - ۲۲۰۲ء - ۲۲۰۳ء - ۲۲۰۴ء - ۲۲۰۵ء - ۲۲۰۶ء - ۲۲۰۷ء - ۲۲۰۸ء - ۲۲۰۹ء - ۲۲۱۰ء - ۲۲۱۱ء - ۲۲۱۲ء - ۲۲۱۳ء - ۲۲۱۴ء - ۲۲۱۵ء - ۲۲۱۶ء - ۲۲۱۷ء - ۲۲۱۸ء - ۲۲۱۹ء - ۲۲۲۰ء - ۲۲۲۱ء - ۲۲۲۲ء - ۲۲۲۳ء - ۲۲۲۴ء - ۲۲۲۵ء - ۲۲۲۶ء - ۲۲۲۷ء - ۲۲۲۸ء - ۲۲۲۹ء - ۲۲۳۰ء - ۲۲۳۱ء - ۲۲۳۲ء - ۲۲۳۳ء - ۲۲۳۴ء - ۲۲۳۵ء - ۲۲۳۶ء - ۲۲۳۷ء - ۲۲۳۸ء - ۲۲۳۹ء - ۲۲۴۰ء - ۲۲۴۱ء - ۲۲۴۲ء - ۲۲۴۳ء - ۲۲۴۴ء - ۲۲۴۵ء - ۲۲۴۶ء - ۲۲۴۷ء - ۲۲۴۸ء - ۲۲۴۹ء - ۲۲۵۰ء - ۲۲۵۱ء - ۲۲۵۲ء - ۲۲۵۳ء - ۲۲۵۴ء - ۲۲۵۵ء - ۲۲۵۶ء - ۲۲۵۷ء - ۲۲۵۸ء - ۲۲۵۹ء - ۲۲۶۰ء - ۲۲۶۱ء - ۲۲۶۲ء - ۲۲۶۳ء - ۲۲۶۴ء - ۲۲۶۵ء - ۲۲۶۶ء - ۲۲۶۷ء - ۲۲۶۸ء - ۲۲۶۹ء - ۲۲۷۰ء - ۲۲۷۱ء - ۲۲۷۲ء - ۲۲۷۳ء - ۲۲۷۴ء - ۲۲۷۵ء - ۲۲۷۶ء - ۲۲۷۷ء - ۲۲۷۸ء - ۲۲۷۹ء - ۲۲۸۰ء - ۲۲۸۱ء - ۲۲۸۲ء - ۲۲۸۳ء - ۲۲۸۴ء - ۲۲۸۵ء - ۲۲۸۶ء - ۲۲۸۷ء - ۲۲۸۸ء - ۲۲۸۹ء - ۲۲۹۰ء - ۲۲۹۱ء - ۲۲۹۲ء - ۲۲۹۳ء - ۲۲۹۴ء - ۲۲۹۵ء - ۲۲۹۶ء - ۲۲۹۷ء - ۲۲۹۸ء - ۲۲۹۹ء - ۲۳۰۰ء - ۲۳۰۱ء - ۲۳۰۲ء - ۲۳۰۳ء - ۲۳۰۴ء - ۲۳۰۵ء - ۲۳۰۶ء - ۲۳۰۷ء - ۲۳۰۸ء - ۲۳۰۹ء - ۲۳۱۰ء - ۲۳۱۱ء - ۲۳۱۲ء - ۲۳۱۳ء - ۲۳۱۴ء - ۲۳۱۵ء - ۲۳۱۶ء - ۲۳۱۷ء - ۲۳۱۸ء - ۲۳۱۹ء - ۲۳۲۰ء - ۲۳۲۱ء - ۲۳۲۲ء - ۲۳۲۳ء - ۲۳۲۴ء - ۲۳۲۵ء - ۲۳۲۶ء - ۲۳۲۷ء - ۲۳۲۸ء - ۲۳۲۹ء - ۲۳۳۰ء - ۲۳۳۱ء - ۲۳۳۲ء - ۲۳۳۳ء - ۲۳۳۴ء - ۲۳۳۵ء - ۲۳۳۶ء - ۲۳۳۷ء - ۲۳۳۸ء - ۲۳۳۹ء - ۲۳۴۰ء - ۲۳۴۱ء - ۲۳۴۲ء - ۲۳۴۳ء - ۲۳۴۴ء - ۲۳۴۵ء - ۲۳۴۶ء - ۲۳۴۷ء - ۲۳۴۸ء - ۲۳۴۹ء - ۲۳۵۰ء - ۲۳۵۱ء - ۲۳۵۲ء - ۲۳۵۳ء - ۲۳۵۴ء - ۲۳۵۵ء - ۲۳۵۶ء - ۲۳۵۷ء - ۲۳۵۸ء - ۲۳۵۹ء - ۲۳۶۰ء - ۲۳۶۱ء - ۲۳۶۲ء - ۲۳۶۳ء - ۲۳۶۴ء - ۲۳۶۵ء - ۲۳۶۶ء - ۲۳۶۷ء - ۲۳۶۸ء - ۲۳۶۹ء - ۲۳۷۰ء - ۲۳۷۱ء - ۲۳۷۲ء - ۲۳۷۳ء - ۲۳۷۴ء - ۲۳۷۵ء - ۲۳۷۶ء - ۲۳۷۷ء - ۲۳۷۸ء - ۲۳۷۹ء - ۲۳۸۰ء - ۲۳۸۱ء - ۲۳۸۲ء - ۲۳۸۳ء - ۲۳۸۴ء - ۲۳۸۵ء - ۲۳۸۶ء - ۲۳۸۷ء - ۲۳۸۸ء - ۲۳۸۹ء - ۲۳۹۰ء - ۲۳۹۱ء - ۲۳۹۲ء - ۲۳۹۳ء - ۲۳۹۴ء - ۲۳۹۵ء - ۲۳۹۶ء - ۲۳۹۷ء - ۲۳۹۸ء - ۲۳۹۹ء - ۲۴۰۰ء - ۲۴۰۱ء - ۲۴۰۲ء - ۲۴۰۳ء - ۲۴۰۴ء - ۲۴۰۵ء - ۲۴۰۶ء - ۲۴۰۷ء - ۲۴۰۸ء - ۲۴۰۹ء - ۲۴۱۰ء - ۲۴۱۱ء - ۲۴۱۲ء - ۲۴۱۳ء - ۲۴۱۴ء - ۲۴۱۵ء - ۲۴۱۶ء - ۲۴۱۷ء - ۲۴۱۸ء - ۲۴۱۹ء - ۲۴۲۰ء - ۲۴۲۱ء - ۲۴۲۲ء - ۲۴۲۳ء - ۲۴۲۴ء - ۲۴۲۵ء - ۲۴۲۶ء - ۲۴۲۷ء - ۲۴۲۸ء - ۲۴۲۹ء - ۲۴۳۰ء - ۲۴۳۱ء - ۲۴۳۲ء - ۲۴۳۳ء - ۲۴۳۴ء - ۲۴۳۵ء - ۲۴۳۶ء - ۲۴۳۷ء - ۲۴۳۸ء - ۲۴۳۹ء - ۲۴۴۰ء - ۲۴۴۱ء - ۲۴۴۲ء - ۲۴۴۳ء - ۲۴۴۴ء - ۲۴۴۵ء - ۲۴۴۶ء - ۲۴۴۷ء - ۲۴۴۸ء - ۲۴۴۹ء - ۲۴۵۰ء - ۲۴۵۱ء - ۲۴۵۲ء - ۲۴۵۳ء - ۲۴۵۴ء - ۲۴۵۵ء - ۲۴۵۶ء - ۲۴۵۷ء - ۲۴۵۸ء - ۲۴۵۹ء - ۲۴۶۰ء - ۲۴۶۱ء - ۲۴۶۲ء - ۲۴۶۳ء - ۲۴۶۴ء - ۲۴۶۵ء - ۲۴۶۶ء - ۲۴۶۷ء - ۲۴۶۸ء - ۲۴۶۹ء - ۲۴۷۰ء - ۲۴۷۱ء - ۲۴۷۲ء - ۲۴۷۳ء - ۲۴۷۴ء - ۲۴۷۵ء - ۲۴۷۶ء - ۲۴۷۷ء - ۲۴۷۸ء - ۲۴۷۹ء - ۲۴۸۰ء - ۲۴۸۱ء - ۲۴۸۲ء - ۲۴۸۳ء - ۲۴۸۴ء - ۲۴۸۵ء - ۲۴۸۶ء - ۲۴۸۷ء - ۲۴۸۸ء - ۲۴۸۹ء - ۲۴۹۰ء - ۲۴۹۱ء - ۲۴۹۲ء - ۲۴۹۳ء - ۲۴۹۴ء - ۲۴۹۵ء - ۲۴۹۶ء - ۲۴۹۷ء - ۲۴۹۸ء - ۲۴۹۹ء - ۲۵۰۰ء - ۲۵۰۱ء - ۲۵۰۲ء - ۲۵۰۳ء - ۲۵۰۴ء - ۲۵۰۵ء - ۲۵۰۶ء - ۲۵۰۷ء - ۲۵۰۸ء - ۲۵۰۹ء - ۲۵۱۰ء - ۲۵۱۱ء - ۲۵۱۲ء - ۲۵۱۳ء - ۲۵۱۴ء - ۲۵۱۵ء - ۲۵۱۶ء - ۲۵۱۷ء - ۲۵۱۸ء - ۲۵۱۹ء - ۲۵۲۰ء - ۲۵۲۱ء - ۲۵۲۲ء - ۲۵۲۳ء - ۲۵۲۴ء - ۲۵۲۵ء - ۲۵۲۶ء - ۲۵۲۷ء - ۲۵۲۸ء - ۲۵۲۹ء - ۲۵۳۰ء - ۲۵۳۱ء - ۲۵۳۲ء - ۲۵۳۳ء - ۲۵۳۴ء - ۲۵۳۵ء - ۲۵۳۶ء - ۲۵۳۷ء - ۲۵۳۸ء - ۲۵۳۹ء - ۲۵۴۰ء - ۲۵۴۱ء - ۲۵۴۲ء - ۲۵۴۳ء - ۲۵۴۴ء - ۲۵۴۵ء - ۲۵۴۶ء - ۲۵۴۷ء - ۲۵۴۸ء - ۲۵۴۹ء - ۲۵۵۰ء - ۲۵۵۱ء - ۲۵۵۲ء - ۲۵۵۳ء - ۲۵۵۴ء - ۲۵۵۵ء - ۲۵۵۶ء - ۲۵۵۷ء - ۲۵۵۸ء - ۲۵۵۹ء - ۲۵۶۰ء - ۲۵۶۱ء - ۲۵۶۲ء - ۲۵۶۳ء - ۲۵۶۴ء - ۲۵۶۵ء - ۲۵۶۶ء - ۲۵۶۷ء - ۲۵۶۸ء - ۲۵۶۹ء - ۲۵۷۰ء - ۲۵۷۱ء - ۲۵۷۲ء - ۲۵۷۳ء - ۲۵۷۴ء - ۲۵۷۵ء - ۲۵۷۶ء - ۲۵۷۷ء - ۲۵۷۸ء - ۲۵۷۹ء - ۲۵۸۰ء - ۲۵۸۱ء - ۲۵۸۲ء - ۲۵۸۳ء - ۲۵۸۴ء - ۲۵۸۵ء - ۲۵۸۶ء - ۲۵۸۷ء - ۲۵۸۸ء - ۲۵۸۹ء - ۲۵۹۰ء - ۲۵۹۱ء - ۲۵۹۲ء - ۲۵۹۳ء - ۲۵۹۴ء - ۲۵۹۵ء - ۲۵۹۶ء - ۲۵۹۷ء - ۲۵۹۸ء - ۲۵۹۹ء - ۲۶۰۰ء - ۲۶۰۱ء - ۲۶۰۲ء - ۲۶۰۳ء - ۲۶۰۴ء - ۲۶۰۵ء - ۲۶۰۶ء - ۲۶۰۷ء - ۲۶۰۸ء - ۲۶۰۹ء - ۲۶۱۰ء - ۲۶۱۱ء - ۲۶۱۲ء - ۲۶۱۳ء - ۲۶۱۴ء - ۲۶۱۵ء - ۲۶۱۶ء - ۲۶۱۷ء - ۲۶۱۸ء - ۲۶۱۹ء - ۲۶۲۰ء - ۲۶۲۱ء - ۲۶۲۲ء - ۲۶۲۳ء - ۲۶۲۴ء - ۲۶۲۵ء - ۲۶۲۶ء - ۲۶۲۷ء - ۲۶۲۸ء - ۲۶۲۹ء - ۲۶۳۰ء - ۲۶۳۱ء - ۲۶۳۲ء - ۲۶۳۳ء - ۲۶۳۴ء - ۲۶۳۵ء - ۲۶۳۶ء - ۲۶۳۷ء - ۲۶۳۸ء - ۲۶۳۹ء - ۲۶۴۰ء - ۲۶۴۱ء - ۲۶۴۲ء - ۲۶۴۳ء - ۲۶۴۴ء - ۲۶۴۵ء - ۲۶۴۶ء - ۲۶۴۷ء - ۲۶۴۸ء - ۲۶۴۹ء - ۲۶۵۰ء - ۲۶۵۱ء - ۲۶۵۲ء - ۲۶۵۳ء - ۲۶۵۴ء - ۲۶۵۵ء - ۲۶۵۶ء - ۲۶۵۷ء - ۲۶۵۸ء - ۲۶۵۹ء - ۲۶۶۰ء - ۲۶۶۱ء - ۲۶۶۲ء - ۲۶۶۳ء - ۲۶۶۴ء - ۲۶۶۵ء - ۲۶۶۶ء - ۲۶۶۷ء - ۲۶۶۸ء - ۲۶۶۹ء - ۲۶۷۰ء - ۲۶۷۱ء - ۲۶۷۲ء - ۲۶۷۳ء - ۲۶۷۴ء - ۲۶۷۵ء - ۲۶۷۶ء - ۲۶۷۷ء - ۲۶۷۸ء - ۲۶۷۹ء - ۲۶۸۰ء - ۲۶۸۱ء - ۲۶۸۲ء - ۲۶۸۳ء - ۲۶۸۴ء - ۲۶۸۵ء - ۲۶۸۶ء - ۲۶۸۷ء - ۲۶۸۸ء - ۲۶۸۹ء - ۲۶۹۰ء - ۲۶۹۱ء - ۲۶۹۲ء - ۲۶۹۳ء - ۲۶۹۴ء - ۲۶۹۵ء - ۲۶۹۶ء - ۲۶۹۷ء - ۲۶۹۸ء - ۲۶۹۹ء - ۲۷۰۰ء - ۲۷۰۱ء - ۲۷۰۲ء - ۲۷۰۳ء - ۲۷۰۴ء - ۲۷۰۵ء - ۲۷۰۶ء - ۲۷۰۷ء - ۲۷۰۸ء - ۲۷۰۹ء - ۲۷۱۰ء - ۲۷۱۱ء - ۲۷۱۲ء - ۲۷۱۳ء - ۲۷۱۴ء - ۲۷۱۵ء - ۲۷۱۶ء - ۲۷۱۷ء - ۲۷۱۸ء - ۲۷۱۹ء - ۲۷۲۰ء - ۲۷۲۱ء - ۲۷۲۲ء - ۲۷۲۳ء - ۲۷۲۴ء - ۲۷۲۵ء - ۲۷۲۶ء - ۲۷۲۷ء - ۲۷۲۸ء - ۲۷۲۹ء - ۲۷۳۰ء - ۲۷۳۱ء - ۲۷۳۲ء - ۲۷۳۳ء - ۲۷۳۴ء - ۲۷۳۵ء - ۲۷۳۶ء - ۲۷۳۷ء - ۲۷۳۸ء - ۲۷۳۹ء - ۲۷۴۰ء - ۲۷۴۱ء - ۲۷۴۲ء - ۲۷۴۳ء - ۲۷۴۴ء - ۲۷۴۵ء - ۲۷۴۶ء - ۲۷۴۷ء - ۲۷۴۸ء - ۲۷۴۹ء - ۲۷۵۰ء - ۲۷۵۱ء - ۲۷۵۲ء - ۲۷۵۳ء - ۲۷۵۴ء - ۲۷۵۵ء - ۲۷۵۶ء - ۲۷۵۷ء - ۲۷۵۸ء - ۲۷۵۹ء - ۲۷۶۰ء - ۲۷۶۱ء - ۲۷۶۲ء - ۲۷۶۳ء - ۲۷۶۴ء - ۲۷۶۵ء - ۲۷۶۶ء - ۲۷۶۷ء - ۲۷۶۸ء - ۲۷۶۹ء - ۲۷۷۰ء - ۲۷۷۱ء - ۲۷۷۲ء - ۲۷۷۳ء - ۲۷۷۴ء - ۲۷۷۵ء - ۲۷۷۶ء - ۲۷۷۷ء - ۲۷۷۸ء - ۲۷۷۹ء - ۲۷۸۰ء - ۲۷۸۱ء - ۲۷۸۲ء - ۲۷۸۳ء - ۲۷۸۴ء - ۲۷۸۵ء - ۲۷۸۶ء - ۲۷۸۷ء - ۲۷۸۸ء - ۲۷۸۹ء - ۲۷۹۰ء - ۲۷۹۱ء - ۲۷۹۲ء - ۲۷۹۳ء - ۲۷۹۴ء - ۲۷۹۵ء - ۲۷۹۶ء - ۲۷۹۷ء - ۲۷۹۸ء - ۲۷۹۹ء - ۲۸۰۰ء - ۲۸۰۱ء - ۲۸۰۲ء - ۲۸۰۳ء - ۲۸۰۴ء - ۲۸۰۵ء - ۲۸۰۶ء - ۲۸۰۷ء - ۲۸۰۸ء - ۲۸۰۹ء - ۲۸۱۰ء - ۲۸۱۱ء - ۲۸۱۲ء - ۲۸۱۳ء - ۲۸۱۴ء - ۲۸۱۵ء - ۲۸۱۶ء - ۲۸۱۷ء - ۲۸۱۸ء - ۲۸۱۹ء - ۲۸۲۰ء - ۲۸۲۱ء - ۲۸۲۲ء - ۲۸۲۳ء - ۲۸۲۴ء - ۲۸۲۵ء - ۲۸۲۶ء - ۲۸۲۷ء - ۲۸۲۸ء - ۲۸۲۹ء - ۲۸۳۰ء - ۲۸۳۱ء - ۲۸۳۲ء - ۲۸۳۳ء - ۲۸۳۴ء - ۲۸۳۵ء - ۲۸۳۶ء - ۲۸۳۷ء - ۲۸۳۸ء - ۲۸۳۹ء - ۲۸۴۰ء - ۲۸۴۱ء - ۲۸۴۲ء - ۲۸۴۳ء - ۲۸۴۴ء - ۲۸۴۵ء - ۲۸۴۶ء - ۲۸۴۷ء - ۲۸۴۸ء - ۲۸۴۹ء - ۲۸۵۰ء - ۲۸۵۱ء - ۲۸۵



ملکت نائجیریا - ولیم ٹب مین صدر مملکت  
نائجیریا - بانجائیجان سی (نام مقام صدر مملکت  
سیرالیون) ۱۹۸۸ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ  
دوبارہ افریقہ میں رونق افروز ہوئے تو غانا  
کے صدر مملکت جناب ڈاکٹر ہالیمان نے اپنی  
رہنمائی گاہ "اوسوکیل" میں حضور سے شرف  
ملاقات حاصل کیا۔ اسی طرح ۱۹۸۱ء میں  
گیمبیا کے صدر داؤد جوارا کے ہاتھوں احمدیہ  
سیکندری سکول کی مسجد ناصی اور احمدیہ  
ہسپتال کے نئے مرحلہ کا افتتاح عمل میں  
آیا جو اس آسمانی خبر کی صداقت کا منہ بولتا  
ثبوت ہے۔

(۵)

### غیر معمولی وسعت مکانی !

۱۸۸۲ء کا زمانہ انتہائی کس پرسی اور  
گناہی کا زمانہ تھا جیسا کہ حضور علیہ السلام خود  
ذماتے ہیں۔  
میں تھا غریب و سکیں و گناہ و مجہنم  
کوئی نہ جانتا تھا کہ بے قادیان کدھر  
حضور کی مجلس میں اُن دنوں شاید دو تین آدمی  
ہو جائیں گے۔ اور وہ بھی کبھی کبھی حاضر ہوتے  
تھے۔ ایسے ماحول میں رب العرش کا آپ  
پر یہ اہام نازل ہوا کہ

"وَسِعَ مَكَانَكَ"  
(سراج منیر ص ۶۳-۶۴)

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ حضور کی  
مالی تنگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پاس روپیہ  
نہ تھا۔ اس لئے آپ نے حکم ربانی کی  
فوری تعمیل اس طرح فرمائی کہ حضرت میاں  
عبد اللہ ستوریؒ کو اپنے دوست حکیم  
محمد شریف صاحب کے ہاں امرتسر بھیجا  
اور وہ اُن کی معرفت امرتسر سے آدمی اور  
مختور اساناں لے آئے اور "الدار"  
میں تین چیمپر کھڑے کر دیئے گئے جو کئی  
سالوں کے بعد ٹوٹ پھوٹ گئے۔

امیرت المہدی طبع دوم حصہ اول ص ۱۲۵-۱۲۶  
الہام ربانی کا گویا یہ پہلا بیج تھا جو حضرت  
مہدی موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں نہایت  
تیزی سے پھوٹا پھلتا گیا۔ یہاں تک کہ  
حضور کے تینوں خلفاء کے مبارک عہد میں  
چینستان کی صورت اختیار کر گیا۔ جہاں تک  
تاریخ نشانہ کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کی یہ  
پیش گوئی بین الاقوامی سطح پر نہایت آب و

تاب سے پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ خدائی  
برکتوں اور فضلوں سے اس معمر دور میں  
نہ صرف ربوہ بلکہ بیرونی ممالک میں بہت  
سی شاندار عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ مثلاً ربوہ  
میں خلافتِ ثانیہ کے عہد میں جو عالیشان اور  
یادگار عمارتیں تیار ہو چکی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-  
مسجد قصی - دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن -  
خلافتِ لائبریری - سرائے فضل عمر سرائے  
محبت - سرائے محبت - سرائے  
انصار اللہ - سرائے خدمت (خدمت الاحیاء)  
سرائے بحمد اماء اللہ - مخزن الکتب العلمیہ  
(احمدیہ بک ڈپو) - علاوہ ازیں قصر خلافت  
اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی مشترکہ عمارتیں  
جن سے (دوسری سربلک عمارتوں کی طرح)  
عہد عثمانی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہیں۔ اسی  
طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ  
۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء کو دفتر صدر سالہ جوبلی  
کا سنگ بنیاد بھی اپنے دست مبارک سے  
رکھ چکے ہیں۔ نیز ایک مثالی جلاہ گاہ  
(سٹیڈیم) اور مشاورت، اہل کسے تعمیر  
مقبولہ کا بھی حضور اعلان فرما چکے ہیں۔

اب ممالک بیرون میں جماعت احمدیہ کی ترقی  
ترقی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ اس مبارک  
دور میں مندرجہ وسیع و عریض اور خوبصورت  
اور جاذب نظر مساجد اور شش ماؤسز کا اضافہ  
ہوا ہے:- مسجد نصرت جہاں کوہن ہیکن  
(ڈنمارک) - مسجد ناصر گوٹن برگ (سویڈن)  
جامع مسجد آبادان (نائجیریا) - مسجد لادو  
(نائجیریا) - مسجد فضل عمر صوا (فجی) -  
مسجد ناصر (ٹرینیڈاڈ) - مسجد احمدیہ مشن  
ہاؤس ڈھاکہ (بنگلہ دیش) - مسجد احمدیہ مشن  
ہاؤس (سرینگ) - مسجد طارق (مارشس)  
مسجد سوگیا (تنزانیہ) - مشن ہاؤس سنگاپور  
مسجد سیدنا محمود کیا بیرجھا -

"وَسِعَ مَكَانَكَ" کی ایک صورت  
خدا تعالیٰ کے تصرف خاص اور حضور کی توجہ

لے حضرت عثمانؓ کو تو ان حضرات لیماں سے  
تشبیہ دیتا ہوں ان کو بھی عمارت کا بڑا  
شوق تھا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۱۲ ص ۲۸۵)  
لے بیٹی عالیشان مسجد حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے  
جو شرقی اوسط میں فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔

کی بدولت یہ ہوئی کہ مختلف ممالک کی احمدی  
جماعتیں بعض شاندار اور باوقوع عمارتیں قیمت  
حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں جن میں شمال  
اسلامی مراکز کا قیام علیٰ ہی آچکا ہے جن کے  
نام یہ ہیں:- مسجد نور اوسلو (ناروے)  
بیت العاقبت مشن ہاؤس ٹورنٹو (کینیڈا)  
مشن ہاؤس سالیبری (زمبابوے) مشن  
ہاؤس ناگویا (جاپان) مشن ہاؤس کیلگری  
(کینیڈا) - انگلستان کے چھ جدید مراکز -  
جوناٹن سٹریٹ، ڈیڈز فیلڈ، ریڈ ڈورڈ، برنگھم،  
سادھتھ آل، اور جلینگھم کے مقامات پر  
تائم کئے گئے ہیں۔

(۶)

### ایک اور دھماکا المیہ

مندرجہ ذیل اہم ایامات ۱۹۷۲ء  
کو پورے ہوئے:-

(ا) وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِي  
كَفَرَ - (براہین احمدیہ ج ۲ صفحہ ۲۴۲)  
(ترجمہ) "اس نے کونے والے کے کمر کو یاد  
کر جو تجھے کافر ٹھہرائے گا" (الاحزاب)  
(ب) "تَبَّتْ يَدَا ابْنِ لَهَبٍ  
وَتَبَّتْ - مَا كَانَ لَكَ اَنْ يَدْخُلَ  
فِيهَا اِلَّا خَائِفًا وَ مَا اَصَابَكَ  
فِتْنٌ اِلَّا - اَنْتَ شَعْبٌ هَهِئَا  
فَاَصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اَبُو الْعَزْمِ  
اِلَّا اَنْهَا فِتْنَةٌ مِنَ اللَّهِ لِيَحْبِثَ  
حُبًّا جَدًّا - حُبًّا مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ  
الْاَكْرَمِ عَطَاءً غَيْرَ مَحْذُوزٍ  
وَفِي اللَّهِ اَجْرُكَ وَ يَرْضَى عَنْكَ  
رَبُّكَ وَ يُتِمُّ اَسْمَاكَ وَ عَسَى  
اَنْ تُحِبَّوْا شَيْئًا وَ هُوَ شَرٌّ  
لَكُمْ وَ عَسَى اَنْ تَكْرَهُوْا  
شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَ اللَّهُ  
يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ"

ترجمہ:- ابولہب ہلاک ہو گیا اور اس کے  
دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔ (ایک وہ  
ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا۔  
اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مہر  
لکائی یا تکفیر نامہ لکھا) اس کو نہیں  
چاہیے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر  
ڈرتے ڈرتے۔ اور جو تجھے رنج پہنچے گا  
وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ  
ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگا دے گا

تو بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ میں تو صبر کر چکا  
کہ ادوار العزم نبیوں نے صبر کیا۔۔۔۔۔  
یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ  
سے بہت محبت کرے۔ جو دائمی  
محبت ہے۔ جو کبھی منقطع نہیں ہوگی  
اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے  
راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کرے گا  
بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے  
ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔  
اور بہت سی ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں  
چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی  
ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں  
جانتے یہ اس بات کی طرف اشارہ  
ہے کہ تکفیر ضروری تھی۔  
اور اس میں خدا کی حکمت  
تھی۔ مگر افسوس اُن پر جن کے ذریعہ  
یہ حکمت اور مصیبت الہی پوری  
ہوئی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا  
تھا۔ (اربعین ص ۲۵-۲۹)  
ہم پر کرم کیا ہے خدا نے غیور نے  
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

(۷)

### ایک باون سالہ شخص کا غیر تناک اسحاق

۲۴ اپریل ۱۹۷۹ء کا دن مذہبی دنیا کی  
تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ کیونکہ  
اس دن حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے  
معتقد ایہامات اور کشف و رؤیا ایک  
نئی شان سے منصفہ شہود پر آئے مثلاً:-  
(الف) "جو شخص تیری طرف تیرے چلے گیا  
میں اسی تیرے اس کا کام تمام کر  
دوں گا" (براہین احمدیہ ج ۲ ص ۲۴۲)  
(ب) "میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے  
اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔  
وہ اسی پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہانے  
سے باز نہیں آتی۔۔۔۔۔ آخر میں نے کہا کہ  
اُو اسے پھانسی دے دیں"  
(البدر السمر ص ۱۹۰ ص ۲۶۵)

(ج) "ایک شخص کی موت کی نسبت  
خدا تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر  
دی جس کا حاصل یہ ہے کہ۔۔۔۔۔  
اس کی عمر باون سال سے  
تجاوز نہیں کرے گی۔ جب  
باون سال کے اندر وہ

میں میری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا  
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)  
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان محمدی ادارہ، داد پٹے، مدار الحق، کٹک، (اٹلس)



رکھے گا تب اسی سال کے  
اندھری رات ہی ملک بچا ہوگا۔  
(۸)

### ”انقلاب ایران“

۱۸ خجندی ۱۲۹۶ھ کو حضرت مہدی علیہ السلام پر یہ غازی کا ایام نازل ہوا کہ:-  
”تو نزل در ایران کسری فتاد“  
(یہودی ترجمہ: ۱۲۹۶ھ)  
یعنی شاہ ایران کے محل میں نزل پڑ گیا۔  
اسانی خبر اپنی پوری شان کے ساتھ ایک بار  
پھر عظمت شامی پوری ہوئی جبکہ ۱۶ خجندی  
۱۲۹۷ھ کو شاہ ایران کی حکومت کا تختہ  
اُکٹ دیا گیا۔ اور ایران کے مذہبی راہ نما  
جناب خمینی بر سر اقتدار آگئے اور ایرانی  
شہنشاہیت کی ہزار سالہ بساط سیاست  
بیشہ کے لئے پیٹ دی گئی۔  
بس کو چاہے تخت شای پر بٹھا دتا ہے تو  
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر خواہ  
(۹)

### علم اور معرفت میں کمال

حضرت اقدس سید محمد دہدی مسعود علیہ السلام نے مارچ ۱۲۹۷ھ میں یہ حیرت انگیز  
پیش گوئی فرمادی کہ:-  
”میرے فرقہ کے لوگ اس قدر  
علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے  
کہ اپنی سوانح کے فوراً اور اپنے دلائل  
اور نشانوں کی روش سے سب کا منہ  
بند کر دیں گے۔“

(تجلیات الہیہ ص ۱۲)

اس پیش گوئی کا عالمی رنگ میں پہلا ظہور  
مشہور عالم مسدود سائنسدان اور نامور  
فرزیر احمدیت ڈاکٹر عبدالستام صاحب کی  
شعبہ ہستیا سے ہوا جنہیں ۱۹۶۹ء میں ان کی  
بے مثال سائنسی خدمات کی بناء پر ”نوبل پرائز“  
کا عالمی اعزاز حاصل ہوا۔ جو عالم اسلام  
کے لئے بالخصوص باعث شکر و  
اعتنان ہوا۔

(۱۰)

### اسلامی شوکت کا احیاء

کتاب البرہان صفحہ ۱۱۰ حاشیہ میں یہ  
الہام درج ہے کہ:-  
”میرا کوٹا پورا مال تجھے ملے گا۔“  
اس پیش گوئی کا ایک پر شوکت ظہور سرزمین  
سپین سے ہوا جہاں مسلمان بادشاہوں  
نے ۱۵۱۷ء سے ۱۶۰۹ء تک کسی نہ کسی  
خطہ میں یورپ کے جلال اور مملکت سے حکومت  
کی جس کے بعد سے سمرانوں نے نہایت  
بے مدی سے اسلامی کتب خانوں کو جلا کر  
چیراغاں کیا۔ مسلمان عورتوں کو مسجد میں بند  
کر کے بارود سے اڑا دیا۔ اور آٹھویں عثمان  
یا زندہ جلا دیے یا ملک بدر کر دیے۔ انہیں  
ارتداد پر مجبور کر دیا۔ صلیب بلند ہو گئی اور  
ہلال غروب ہو گیا۔ اور مسجد کے میناروں سے  
اذان کی آوازیں خاموش کر دی گئیں۔ چودھویں  
صدی ہجری کے آخری ایام میں یکایک خدائی  
نوشتموں کے عین مطابق سپین میں یہ عظیم  
اسلامی انقلاب برپا ہوا کہ حضرت مہدی  
موجود کے خلیفہ موجود کے مبارک ہاتھوں  
سے ۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو قرطبہ کے ماحول  
میں ”پیدر آباد“ کے مقام پر ایک عظیم  
النشان مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ مسجد  
جو حق تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے اور جس کے  
مینار قادیان کے مقدس ”منارۃ المسیح“  
کا عکس جمیل ہیں، پچھنے سال مکمل ہو  
چکی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ  
اللہ تعالیٰ اس سال انشاء اللہ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء  
کو اس کا بابرکت افتتاح فرمائیں گے۔ اور  
ہر سپانیہ کا ملک پھر سے اسلام کے آسمانی اور  
روحانی نوبت خانوں سے گونجنے لگے گا۔

(۱۱)

### لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ورد

مارچ ۱۲۸۲ھ میں جناب الہی کی طرف  
سے حضرت اقدس سید محمد علیہ السلام کو جو  
ماوریت کا پہلا الہام ہوا اس میں یہ بھی  
ارشاد تھا کہ:-  
”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَالْكَثِيبُ  
وَالْيَطْبِئُ وَيُكْرِسُ فِي الْأَرْضِ“  
(برائین احمدیہ جلد سوم ص ۱۱۰ حاشیہ دہاشیہ)

### ۱۸۹۱ء کی پیش گوئی

حضرت سید محمد علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کی پہلی کتاب  
”فتح اسلام“ میں ارشاد فرمایا:-  
”نعم بار بار کہتے ہو کہ ہمیں کیونکر یقین آوے کہ یہ سید  
منجانب اللہ ہے۔۔۔۔۔ اس وقت کو اس کے پھلوں سے  
اس نیر کو اس کی روشنی سے شناخت کر سگے۔  
(فتح اسلام صفحہ ۴۲۔ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر خجندی ۱۹۱۱ء)

اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور جب اس  
اصل حقیقت ان کے پاس پہنچے گی تو اس  
وقت انہیں کیا چیز نفع دے گی؟ اور یہ  
حقیقت جان لے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)  
مشہور مفسر قرآن، خاتمہ المحققین حضرت  
علامہ ابوالفضل شہاب الدین محمود الالوسی  
البغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ) نے ”روح المعانی“  
میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض بزرگان  
سلف نے عجیب نکتہ بتایا ہے کہ لفظ  
”بَعْتُهُ“ کے حروف بحساب حمل کبیر  
۱۴۰۷ھ بنتے ہیں۔ پس یہ اسلامی انقلاب  
۱۴۰۷ھ کے بعد برپا ہوگا۔

اب یہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر کی مسلم جماعتوں  
میں سے اگر کسی کا تعلق ۱۴۰۷ھ ہجری سے  
ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ کیونکہ  
جماعت احمدیہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ ہجری کو  
قائم ہوئی۔ لہذا ۱۴۰۷ھ ہجری جماعت احمدیہ  
کے قیام کی دوسری صدی، غلبہ اسلام کی صدی  
پہلا تہری سال ہوگا۔ اور حضرت امیر المومنین  
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس دنیا  
کے پردہ پر واحد مقدس وجود ہیں جنہیں اللہ  
تعالیٰ نے چودھویں صدی کے اختتام پر یہ  
انعام فرمایا کہ چودھویں صدی کا اوداع اور  
پندرہویں صدی کا استقبال لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
کے ورد سے کیا جانا چاہیے۔

اور یہ امر نہ صرف خلافت احمدیہ  
کی حقانیت کا چمکتا ہوا نشان ہے بلکہ  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید  
کی صداقت پر بھی زندہ برہان ہے۔ کیونکہ  
سورۃ محمد کی اسی آیت میں جہاں غلبہ  
اسلام کے بغتہ یعنی ۱۴۰۷ھ ہجری کے  
بعد آنے کی خبر دی گئی ہے، وہاں

نعم ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کو لکھو اور اسے  
چھپو یا جاکے اور تمام دنیا میں بھیجا جائے  
سبحان اللہ! حضرت احمدیت کا ایک  
سری پیشہ کا یہ فرمان مبارک کس شان  
سے پورا ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین  
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ربانی  
تحریک کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے  
آخری سال سے دنیا بھر کی تمام احمدی جماعتیں  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ورد پورے التزام کے  
ساتھ کر رہی ہیں۔ اسی طرح خدائے ذوالجلال  
کی قادرانہ تخلیقات کا یہ پر کیف نظارہ بھی چشم  
فلک دیکھ رہی ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو  
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلد سالانہ  
۱۹۸۱ء کے موقع پر ”ستارہ احمدیت“ کا  
جو خصوصی اور بین الاقوامی اعزاز عطا ہوا،  
اس کے چودہ کونوں میں اللہ اکبر اور وسط  
میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا ہی پیارا  
کلمہ توحید لکھا ہے۔ جو مالک عالم میں بڑی  
کثرت سے چھپ چکا ہے۔ اور زمین کے  
ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے  
تک شائع ہو رہا ہے۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ورد اور ”ستارہ احمدیت“  
سے قرآن مجید کی ایک عظیم الشان پیش گوئی  
بھی پوری ہوئی ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:-  
فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ  
أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَفَتْحًا  
جَاءَ أَسْرَاطُهُمْ فَتَافَتْ  
لَهُمْ أَذْيَارُهُمْ فُتُوحُهُمْ  
فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
(محمد: ۵: ۱۹-۲۰)

یعنی وہ آخری فیصلہ کی گھڑی کا انتظار کر رہے  
ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے۔ سو

# پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

زارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

منجانب: احمدیہ مسلمین - ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر - ۲۳۲۷۱۷



انگلی آیت میں واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ :-

فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

صاف دل کو کثرتِ ايمان کی حاجت نہیں ایک نشان کافی ہے کہ دل میں ہر خوف کو گوار

(۱۲)

جلسہ سالانہ کے لئے قوموں کی تیاری

حضرت مسیح موعود مہدی مسعود کے عہد مبارک کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۹۸۱ء میں ہو جس میں صرف ۵۰ شخصیں احمدیت نے شرکت فرمائی اس جلسہ کے بعد حضور نے مارچ ۱۹۸۲ء سے اشتہار میں خدا کے حکم سے پیشگوئی فرمائی کہ :-  
"۱۱ جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلیٰ کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آئیں گیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

خلافتِ ثلاثہ کے مبارک دور کا ہر سالانہ جلسہ تاویان و ربوہ اس پیشگوئی کی صداقت کا روشن ثبوت پیش کرتا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال (۱۹۸۱ء) ربوہ پر اس بابرکت تقریب پر دو لاکھ سے زائد پیروں اور اسی کا بے نظیر اجتماع ہوا جس میں امریکہ - کینیڈا - ٹینیسیڈا - بنی - انگلستان - جرمنی - ڈنمارک - ہالینڈ - اردن - فلسطین - نائیجیریا - غانا - سیرالیون - کینیا - تنزانیہ - نیجیریا - مارشس - انڈونیشیا - ملائیشیا - بنگلہ دیش - اور بھارت وغیرہ کی احمدی جماعتوں کے وفد بھی شامل ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تائیدِ ربانی کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں :-

فَقَالَ سَيَأْتِيَكُمُ الْإِنْسَانُ وَفَضْلِي  
بَيْنَ كُنْ ذِي قِيَمَةٍ يَأْتِيَنِي وَتَنْصَرُ  
فَتَلِكُ الْوَفْدُ الشَّارِكُونَ بِدَارِنَا  
فَوَافِدُ عَدَمِ دِي وَانْ شَتَتْ فَاذْكُو

(براہین احمدیہ ج ۱۵)

یعنی خدا نے کہا کہ لوگ تیری طرف آئیں گے ان تیری مدد کریں گے۔ اور ہر ایک راہ سے لوگ تیری طرف آئیں گے۔ اور تو مدد دیا جائے گا۔ پس یہ گروہ درگروہ (وفود) لوگ جو ہمارے گھر میں آتے ہیں یہ وہی خدائی وعدہ ہے اگر ترجیح ہے تو یاد کر :-

(۱۳)

اشاعتِ اسلام کے جدید ذرائع

خدا نے عز و جل نے جب اپنے محبوب بندے

سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کا فریضہ سپرد فرمایا تو ساتھ ہی یہ وعدہ بھی فرمایا کہ  
"إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ سَأَجْعَلُ  
لَكَ سَهْوًا لِّقِي كُلِّ أَمِيرٍ"  
(حقیقۃ الوحی ص ۹۵)

میں رحمن ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔

چنانچہ یہ حقیقت اب چھپ نہیں سکتی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورِ خلافت میں پریس - ریڈیو - ٹیلیوژن - ٹیلیوژن - ٹیلیوژن - ٹیلیوژن - ٹیلیوژن اور مختلف زبانوں کی ترجمانی کے اندر کشن سسٹم (INDUCTION SYSTEM) تبلیغ حق کی خدمت میں نئے نئے ہتھیار ہو چکے ہیں۔ اور یہ ایک فوقِ انعامات بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ غلبہ اسلام کی صدی میں جب احمدی سائنسدانوں کو نئی سے نئی ایجادات کا موقع ملے گا تو دنیائے احمدیت کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔ انشاء اللہ :-

(۱۴)

نفوسِ اموال میں غیر معمولی برکت

اشتہار ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ :-

"میں تیرے خالص اور دلی بھائیوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت بخشوں گا۔"

اس پاک وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے بڑھ چکی ہے۔ اور ان کے اموال میں جو غیر معمولی برکت بخشی گئی ہے۔ اس کی ایک علامت یا پیمانہ جماعت احمدیہ پاکستان کے تین مرکزی اداروں (صدر انجمن احمدیہ - تحریک جدید - وقف جدید) کا ترقی پذیر بحیث بھی ہے۔ جس میں ہر سال معجزانہ طور پر اضافہ ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک کی آخری مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء میں ان اداروں کے بحیث کی رقم کا نقشہ یہ تھا :-

صدر انجمن احمدیہ پاکستان	۲۵۳, ۲۲, ۳۲
تحریک جدید	۹۲۰, ۲۲, ۳۶
وقف جدید	۴۰, ۰۰۰, ۱
مگر مجلس مشاورت ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل بحیث منظور فرمائے :-	
صدر انجمن احمدیہ پاکستان	۹۸۲, ۳۹, ۱, ۲۹
تحریک جدید	۴۰, ۰۰۰, ۵۲
وقف جدید	۱۵, ۰۰۰, ۱۰

سچ ہے کہ  
ایک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا  
میں خاک ننھا اسی نے تریا بن دیا  
ان مرکزی اداروں کے علاوہ فضلِ عرفاؤں و شہنشاہت نصرت جہاں بزرگوں نے - عبدالجبار جی فند -  
انصار اللہ - خدام الاحدیہ - بحمدہ امام اللہ اور دوسری تنظیموں کی آمد و خروج کے میز اسنے بھی پیش نظر رکھے جائیں تو جماعت احمدیہ کے اموال میں برکت کے نشان کی عظمت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے :-

(۱۵)

اہل بیت کیلئے غم اور خوشی کی دو خبریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین الہامات :-  
(۱) - "إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ  
عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ  
وَيُطَهِّرَ كُفْرًا تَطْهِيرًا" - تنہیم  
یہ ہوتی کہ اسے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ اور تا وہ اہل بیت تمہیں پاک

کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوتا :-  
(۲) - "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر :-"

(بدر ۴ مارچ ۱۹۸۱ء ص ۱۰)  
(۳) - "بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں" (۲۰ فروری ۱۹۸۰ء)  
ان ذوالوجہ الہامات میں سے پہلے دو الہامات ۳۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کو حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ (نور اللہ مرقدا) کے انتقال پر پورے ہوئے اور تیسرا الہام ۱۱ مارچ ۱۹۸۲ء کو اس وقت پورا ہوا جب کہ ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ شانی کی بابرکت تقریب عمل ہوئی :-

(۱۶)

ہمدردی بن گوان خدا کا پاک چہنمہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہشتہار ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء میں بطور پیشگوئی جماعت احمدیہ کے قیام کے (باقی دیکھئے صفحہ پر)

## چھوڑیں نفرت بھی آگے بڑھیں اب پیار میں

دل کی دنیا کے حسین باغچے ازار میں  
شاخ گلی پر گار ہی ہے غنایب خوشنوا  
آسمان سے پڑ رہی ہے ابر رحمت کی چھوڑ  
جاتے جاتے ایک روش پر ستر حق چھپر کھلا  
ابتداء سے ہی جہاں میں روز و شب دو ہے  
ایک شب و یکور کے بعد گئی ہے صبح نو  
عالم بالائیں کتنا انتشار نور ہے  
مشرق روحانیت سے نور حق طالع ہوا  
شکر اللہ مہدی دوران ظاہر ہو گئے  
لو! خلافت کا نظام سرمدی قائم ہوا  
آہی ہے امن عالم کی گھڑی نزدیک تر  
جب کبھی بھی ہو گیا قائم خلافت کا نظام  
آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج  
صد مبارک تیرا فرماں آئے محبت کے سفیر

حق تعالیٰ دے تجھے خوشیوں سے پر غم طویل  
تو رہے شادان و خرم زمرہ ابرار میں  
حجاج دعا: خاکسار عبد الرحیم راٹھور



# قرآن مجید نبوت و خلافت

از محترم شیخ محمد حنیف صاحب کوشہ

برگہ درختان بہر در نظر ہوشیار  
ہر دو تھے دفتر است معرفت کردگار

قرآن مجید

قرآن مجید روحانی علوم کا ایسا نایاب  
کنز و سمندر ہے جس کے علمی کمالات کی جلد  
تفصیلات بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر  
ہے تاہم اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ اپنی  
پناہ و مسکن اور گہرائیوں کے باوجود یہ فقر  
بھی ہے اس کے مطالب مشکل بھی ہیں  
اور سہل بھی۔ قرآن مجید ایجاز کلام -

فصاحت و بلاغت، حکمت و معرفت،  
لطف و کلام، حسن ترتیب، طریق خطابت  
دستور لال اور برکات خداوندی پر مشتمل  
وہ سرچشمہ علم و دانش ہے جس کی نظیر پیش  
کرنا محالات اور ناممکنات میں سے ہے۔

زمانہ نزول قرآن مجید سے نئے کراچی تک  
کے یہ توہین ملی کہ قرآن مجید کے پیلج کو  
تبرک کرے "ام یقولون افترا بہ  
قل خاتوا بسورۃ من مثله و

ادعوا من استطعتم من دون  
اللہ ان کنتم صَادِقِینَ" کیا  
وہ کہتے ہیں کہ (شخص) نے اسے اپنی  
طرف سے گھڑ لیا ہے؟ تو انہیں کہہ دو

کہ اگر تم اپنے بیان میں پہلے ہر تو اس  
کی سرورتوں جیسی کوئی اور ہی سورۃ لے  
آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بھی تمہیں  
بلائے کی طاقت ہو اپنی مدد کے لئے

بلاؤ پھر فری یہ پیشگوئی بھی فرماتا ہے  
"قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسِ  
وَالْجِبَّتِ عَلٰی اَن یَّاتُوا  
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اِلَّا

بِاِذْنِ رَبِّہُمْ وَلَوْ کَانَ  
لِجَہَنَّمِ ظَہِیْرًا  
آپ! انہیں کہہ دیں کہ اگر تم انسان بھی  
اور جن بھی انہی کی نظیر لانے کے لئے جمع

ہو جائیں تو پھر بھی تم اس کی نظیر نہ لا  
سکو گے خواہ تم ایک درہم کے مددگار  
ہی بن جاؤ۔  
کلام اللہ وہ چشمہ فیضی عام و خواص  
ہے جس سے بے پڑھنے والے اور ذہین  
و دانشور سبھی فیضیاب ہوتے ہیں۔ ایسے  
احکامات و تعلیمات جن پر عمل نہ کرنے  
سے خدا ناراض ہو سکتا ہے عام  
ہم در سید سے سارے الفاظ میں بیان  
کئے ہیں کہ ہر طرح کے لوگ انہیں

آسانی سے سمجھ سکیں اور ان پر عمل پیرا ہونے  
کے لئے کوئی دقت محسوس نہ کریں لیکن یہ  
حقیقت ہے کہ ایسی آیات کی تہوں میں بھی  
حکمت و معرفت کے بے حساب گہرائی  
یک دانہ پوشیدہ ہیں۔ جو اپنی لطافت،

حسن و جمال اور اپنے نور سے ہر زمانہ کی گہری  
کو دور کر دیتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ ایسے  
معارف صرف علمبرین کے ہوں پر ہی جاؤ  
کئے جاتے ہیں قرآن مجید کی انقلاب انگیز

دیکھنے کی باتوں نے اپنے اول مخاطبین  
کو اس طرح متاثر کیا کہ ان کے شرک و عقائد  
غیرہ ترجید سے ان کی جماعت علم و تہذیب  
سے ان کی بے جا نفرت، محبت سے اور ان  
کی ذلت عزت سے بدل دی

لافانی معجزہ

منجملہ دیگر دعویٰ کے کتاب الہی یہ دعویٰ  
لے کر اٹھی تھی کہ جاعلکم من اللہ  
نور و کتاب مبین ہ قرآن مجید نے  
بہت کم عرصہ میں اپنے اس دعویٰ کو سچا

بھی کر دکھایا۔ قبول حق سے پہلے پانچ وقت  
الترام کے ساتھ شرب نوشی جس قوم کا قول  
ہو جوئے بازی، فحش کلامی اور زنا پر مبنی  
رقص و سرور و لعب اور باہوش شہازی

مرستیوں میں شب بے شب و طویل گزارنا جن  
کی رنگ و پے میں رقص پس گیا ہر جن کی  
اصنام پرستی کا یہ عالم ہو کہ انہوں نے کعبۃ اللہ  
میں پرستش کے لئے ۳۶۰ ست بجار کئے

ہوں جن کے نزدیک حرام خون، ذائقہ زہری  
قل نا حق حتیٰ کہ اپنی بیکناہ بیٹیوں کو زندہ  
ہی زمین میں گار کر دفن کر دیا اظہار غیرت  
و کار و مراعاتی سمجھا جاتا ہو اس اعدا قوم میں

میر انقول اخلاق و روحانی انقلاب کا برپا  
ہونا جس نے اس کی کایا پلٹ دی ہر بلاشبہ  
قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بے نظیر قوت احیاء کالانانی معجزہ ہے

دیکھا تو گرجم کلم عجمی تھے جب ایمان  
کی دولت سے مالا مال ہوئے قرآن ہی  
کے کان حق کے شنوا، ان کی باتیں حق  
کی گویا اور ان کی آنکھیں حق کی بینا ہو گئیں

وہ جو تکبر اور خود سری کے خوگر تھے علم و  
برو باری اور تسلیم و رضا کے پیکر بن گئے  
وہ جن کی راتیں سین و عشرت کے لئے وقف  
ہوا کرتی تھیں۔ اب ان کے پہلو ان کے بستر

کے لئے پکارتے ہیں  
لگے متجانی جنو بہم عن  
المصاحح یدعون ربہم خوفاً  
وطمعاً (سورۃ آیت ۱۷) ان کے پہلو

ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں  
اور وہ اپنے رب کو اس کے (عذاب) سے  
بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے  
کے لئے پکارتے ہیں

رسول اللہ

عجائب کرام کی یہ برگزیدہ جماعت صرف قرآن  
مجید سن کر ہی حزب اللہ کے شریف نقب  
سے ملقب نہیں ہو گئی تھی یہ حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم مقناطیسی شخصیت

اور حضور اقدس کی تربت قدسیہ اور آپ  
کے اُسوۂ حسنہ کا نور تھا جس نے صحابہ کرام  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یکسر بدل کر رکھ دیا تھا  
خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد من اللہ علی

المومنین اذ بعث فیہم رسولاً  
من انفسہم یتلو علیہم  
ایاتہ ویزکیہم و یعلمہم  
الکتاب والحکمۃ ج دان کا نوا

من قبل لفی ضلل مبین ہ  
اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں ایک ایسا رسول  
بھیج کر جو انہیں اس کے نشان پر مہر لگاتا  
ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں

کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً ان پر  
احسان کیا ہے اور وہ (مومن) اس سے  
پہلے یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے  
تھے (آل عمران آیت نمبر ۶۵) اس کا مطلب

یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ذات بابرکات کا مقصد یہ تھا -  
ا: آپ کی حیثیت خارج رسول کی تھی  
ب: آپ مزی تھے

ج: آپ معلم قرآن بھی تھے۔  
د: آپ طبیب روحانی بھی تھے۔  
اور آپ ہی وہ سرانج منیر ہیں جن کے  
ذریعہ کفر و جہالت کے اندھیرے دور

ہوئے اور اسلام کے نور کا ظہور ہوا۔  
ارشاد خداوندی ہے  
یا یٰہذا النبی انا ارسلناک  
شاہداً و مبشراً و نذیراً

وسراجاً منیراً و احزاب آیت پر  
(۲۶-۲۷) اور اللہ ہی کے حکم سے اللہ  
تعالیٰ کی طرف بلائے والے روشن درجہ  
میں ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ہر کلام آپ پر جاری  
ہوتا تھا اس پر سب سے پہلے حیرت و  
عجبیہ علی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حقیقت  
اول المؤمنین علی ہر مرتبہ تھے اور  
کرام آپ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل فرماتے تھے  
"قد کانت یکم فی رسول اللہ  
اسوۃ حسنہ لمن کانت  
اللہ والیوم الآخر و لہ اللہ یتبر  
تہارے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن  
سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ  
کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول میں  
اعلیٰ نمونہ ہے جس کی انہیں پیروی کرنی  
چاہیے

منظر صفات خداوندی

صحابہ النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جو عبادت  
مسلکی۔ حضور کی ذات کرامی و عبادت -  
خداوندی تھی۔ اس لئے آپ ہی کے جہر اور

میں ان سالکوں نے خدا کا چہرہ دیکھا آپ  
ہی کے انصاف طبع نے صحابہ کے سنی تعلقات  
کو تر و کر ان کے صحن ہائے سینہ میں خدا تعالیٰ  
کی محبت کے چراغ روشن کئے اور اس

ہی کی پیروی نے ان کو بالآخر  
کا محبوب بنا دیا قل ان کنتم تحبب  
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ  
یفخرکم الذین یحبکم واللہ یعلم

اس آیت مبارکہ کے مابعد فرمایا  
الہیعو اللہ والرسول فان  
فان اللہ لا یحب الکفر و  
آپ کہنے لگے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی

اطاعت کرو اس پر اگر وہ منہ پھیر لیں تو  
یاد رکھو کہ اللہ ہرگز کافروں سے محبت نہیں  
کرتا ہے (آل عمران ۳۲-۳۳) حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا دی

والنی کا شریعت پلایا ہوا ان المؤمنین  
کو کھیلنے نہیں دیا انہیں جہل اللہ  
کران کی سیرازہ بندی فرمایا  
وعدت جو تمام کامیابیوں کی کنج

قوم میں قائم ہو۔ اس حقیقت کو کوئی شخص  
سکتا ہے کہ وہ تمام احکامات و تعلیمات  
جو صرف انعامی شکل میں اپنے برگ و بار  
لائے ہیں ان کا اقتضایہ ہے کہ ایک نظم

و فعال اور فراہم و مہمت لاجود ہو جس  
کا محبوب واجب الامانت امام ہو جس سے  
لوگ اسے دائرین سے ہی شکر و سحر کرتے  
اور وہ امام ان سے اپنے یوں سے جو

زیادہ پیا کر رہے ہوں  
قرآن مجید کی تعلیمات اور اس پر نشانہ



کے عین مطابق نہ نضوت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جو نظام قائم فرمایا وہ جس بے نظریے  
پر روز بلاناغہ سوائے شرعی عذر کے نام  
موسنین پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ دن  
رات میں وہ اپنے اپنے علاقہ کی مسجدوں  
پر یا پنج وقتہ جمع ہو کر ایک امام کی  
اقتداء میں خدائے واحد کے سامنے عفت  
ایستہ ہو کر اور باہم مل کر اس کی عبادت کریں  
اور اس امر کا علی مظاہرہ کریں کہ ہم خدا کی  
پستی (جلل اللہ) میں پروردے ہوئے تعویذ  
تسبیح کے وہ دانے ہیں جن کا خیر اطاعت  
فرمانزداری اور یک جہتی سے اُٹھایا گیا ہے  
اور ایک ہم تحریر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
مکلف ارشاد "من اطاع امیری  
مطاع اللہ عنی ومن عصی امیری  
فانصر عصائی" یعنی جس نے میرے مقرر  
مکروہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری  
معاذت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر  
کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی کو  
صرف اتنا صلوٰۃ سے ہی تحقق نہیں  
سمجھتے بلکہ دین اسلام کے شجر طیبہ کی تمام  
شاخوں پر اس حکم کی فرمانروائی تسلیم کرتے  
ہیں

اے بے مغفلی سے قائم کر دے گا اور ان کی  
خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے  
کی حالت پیدا کر دے گا وہ میری عبادت کریں  
گے اور کسی کو میرا شریک نہیں بنائیں گے  
اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے  
وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے  
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واما  
ما یفزع الناس فیما ینکس فی الارض  
ورعد آیت ۱۸ اور جو چیز دلائل کو بے نفع  
دینے والی ہے وہ زمین پر ہتھی رہتی ہے  
ہر دیندار شخص جانتا ہے کہ سب سے  
زیادہ نفع رساں وجود خدا تعالیٰ کے  
نبی ہوتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی  
نبی اور رسول دائمی جسمانی زندگی کے اس  
دنیا میں نہیں آیا۔ سب انبیاء و رسول سے زیادہ  
نفع پہنچانے والا وجود ہمارے آقا و مولیٰ حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے لیکن  
حضور بھی تریسٹ برس کی عمر پا کر اس دنیا  
سے رخصت فرما گئے پھر کیا یہ بات اس  
آیت مبارکہ کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں  
اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبی کی وظائف  
کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی ایسے وجود پیدا کرتا ہے  
جو ظلی طور پر اس نبی کے کمالات ظاہر کرتے  
ہیں اور اس طرح ان دارثانی نبی کے ذریعے  
اس نبی کا وجود ظلی طور پر قائم رہ کر اپنا  
نیفی جاری رکھتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا نام پڑھنا اور جانتے رہنا ہر مسلمان پر ہوگا۔  
 لیکن دین ہرگز اگر خوف کی حالت پیدا ہوگی  
 اور اللہ تعالیٰ اس سے ارض میں بدل دے گا  
 ہم دیکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب مہاجرین  
 و انصار نے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی بیعت کر لی تو قیام خلافت کے ساتھ  
 ہی برکاتِ خلافت کا نزول شروع ہو  
 گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات  
 کی خبر سننے ہی پر عظیم فتنے کھڑے ہو گئے  
 ایک طرف قریش مارے عرب سے زکوٰۃ  
 دینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ قرآن مجید  
 کی رو سے خذ من اموالہم  
 صدقۃ (سورۃ توبہ) صرف رسول اللہ  
 کو ہی یہ حق حاصل تھا کہ زکوٰۃ وصول کرے  
 حضور کی وفات کے بعد اب کسی کو یہ حق  
 حاصل ہی نہیں ہے کہ ہم سے زکوٰۃ کا مطالبہ  
 کرے ؟ دوسرا فتنہ کذاب درعیان نبوت  
 کا تھا یہ حقیقت ہے کہ ان دونوں فتنوں  
 کی ہلاکت سامانیوں سے بچ نکلنا بظاہر  
 محال نظر آتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 وعدہ کے مطابق حضرت خلیفۃ الرسول کی  
 روح القدس سے تائید فرمائی ان کا دل  
 مضبوط کر دیا اور انہیں وہ موصولہ اور جرات  
 اور استقلال عطا فرمایا جو سب خلفاء کا  
 طرہ امتیاز ہے چنانچہ نامساعد حالات  
 کے باوجود یہ دونوں بغاوت کے طوفان  
 غم گئے اور پوری مسلم جماعت خدا تعالیٰ  
 کے ارشاد کے مطابق وحدت جمہوری کا  
 نمونہ بن کر خلافت کے جھنڈے تلے  
 متحد ہو گئی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خلافت  
 راشدہ کے پورے دور میں حضرت صدیق  
 اکبر سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک  
 اندرون و بیرون فتنوں نے جان لیوا  
 غفرت کی طرح برابر سر اٹھائے رکھا  
 لیکن خلفائے راشدین کی تمام پالیسیاں  
 کامیابی سے ہمکنار ہوتی رہیں اور اسلام  
 برابر ترقی پر ترقی کرتا چلا گیا۔

دُنْيَاكَ اَيْكُ بَرَا حَقِّهِ كُلُّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا

فکران نامہ راقی  
بہارِ

یاد رہے کہ یہ امتحان  
جون ۱۹۸۲ء کو ہو رہا ہے۔

نگران نامہ  
الاحمدیہ ہرگز



# عالمی مقام خلفاء راشدین کے ایک مشترکہ سنت

## مقام خلافت کی عظمت و حرکات

از مکرم مولوی عبدالحق صافضل مبلغ انچارج اتر پردیش شاہ پور

تاریخ خلافت راشدہ بتاتی ہے کہ خلیفہ راشد نے اپنے اپنے دور خلافت میں مقام خلافت کی عظمت کے مطابق اس کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے بلکہ خون کا آخری قطرہ بہا کر بھی اس مقدس مقام کی حفاظت کی ہے لہذا میں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

”دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا اور خلافت کا مقام سمجھنے کی توفیق دے اگر خلیفہ وقت انتہائی پیار کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ شہنشاہ بن کر رہے بلکہ مجھ میں جتنی طاقت پیار کرنے کی ہے اتنی ہی طاقت اصلاحی سختی کرنے کی بھی ہے اس لئے کہ میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور ہر احمدی کو ایسا ہی ہونا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ ہم کہاں تھے اور وہ ہیں اٹھا کر کہاں سے کہاں گئے۔“

(جدد مائیکم اپریل ۱۹۸۲ء)

ایک بے نظیر فرقیہ

دوے زمین پر پھیلے ہوئے تمام مسلمان فرقوں پر جماعت احمدیہ کو ایک بے نظیر اور مشاہداتی فوقیت حاصل ہے کہ ان سب میں سے ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کی آیت استخلاف کے مصداق ہونے کا بے باک و دل دعوئی بھی کرتا ہے اور تکلیف دین اور امن بعد الخوف کا قرآنی ثبوت بھی ہر آئی اپنے ساتھ رکھتی ہے یعنی شاہزادہ خلیفہ اسلام پر بھی دواں دواں ہے اور مخالفین جب بھی جماعت کے لئے مشکلات پیدا کر کے خوف کی حالت وار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُسے امن سے بدل دیتا ہے اور مخالفین خود ہی شرمندہ اور ناکام ہو کر نوز جبرت ثابت ہوتے ہیں۔

پسینے ہیں وہی آخر اک دن پئے ہی تم کی پکی ہیں انجام ہی ہوتا آیا فرعونوں کا لٹاؤں کا جماعت احمدیہ کے علی الرغم کر ارضی

پر جہاد بھی اسلامی کہلانے والے فرتے آپ کو دکھائی دیتے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو نبوت تو دور کنار آیت استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ

نہم کچھ کام نہیں دیتا خلافت بغیر نبوت اور خلافت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کا پُر عظمت مقام بتاتے ہوئے فرماتے ہیں

ما کانت نبوة قط الا تبعها خلافة

(کنز العمال)

کہ ہر نبوت کے بعد دور خلافت ضروری ہے کہی ایسا نہیں ہوا کہ نبوت قائم ہو اور خلافت کا وجود نہ ہو یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں عقلی اعتبار سے بھی خلافت کا نظام نبوت کے ساتھ لازمی ہے۔ کیونکہ مخالفین اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نبی کی وفات کے بعد بھڑنور حملہ کر کے اس کے لگاسے ہوئے باغی کو تھیں نہیں کرنے کی بات سوتلج رہے ہوئے ہیں علاوہ ازیں نبی کی وفات اس کے ماننے والوں کے لئے ایسا خطرناک زلزلہ ہوتا ہے کہ بہت سے نو مسلمان گھبرا جاتے ہیں اور بہت سے کمزور لوگ ارتداد کی راہ اختیار کر لیتے ہیں اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ خلافت راشدہ کی ڈھال کے ذریعہ دشمنان حق کے حملوں کو پسپا کرتا رہتا ہے گویا خلافت راشدہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ تمکین دین اور خوف کی حالت کو امن سے بدلنے کا وعدہ پورا کرتا رہتا ہے

خلافت راشدہ کے دو دور

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ثابت ہے کہ اسلامی خلافت راشدہ یا خلافت علی منہاج النبوت کے دو دور ہیں جیسا کہ فرمایا۔

ثم تکون خلافة علی منہاج النبوة

(مشکوٰۃ المسابیح ص ۴۱)

خلافت راشدہ کا پہلا دور خود رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے شروع ہوا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تیس سال جاری رہ کر مطابق حدیث ”الخلافة ثلاثون سنة“ (مشکوٰۃ کتاب الفتن) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ختم ہو گیا۔ یہ بات اس موقع پر ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ خلافت راشدہ کے دوسرے دور کا آغاز حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے ہونا مقدر تھی کیونکہ خلافت علی منہاج نبوت کے الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ یہی خلافت ہے جو نبوت کے ساتھ منسلک ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ لیس بیسی و سیفہ نبی یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی اور نبی نہ ہو گا یہ امت محمدیہ کا منصفہ عقیدہ بھی ہے کیونکہ غیر احمدی علماء کرام بھی مسیح ابن مریم نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں محض یقین شخصیت کا اختلاف ہے پس خلافت راشدہ کا دور ثانی مسیح موعود کی بعثت سے ہی وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں شارحین حدیث نے بھی آخری الفاظ -

”خلافة علی منہاج النبوة“ پر لکھا ہے کہ ”الظاهر ان المراد به زمنی عیسیٰ والمہدی وکواشکوٰۃ“ کہ اس سے مراد مسیح موعود و مہدی موعود کا زمانہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ حدیث نبوی چودہ سو سال سے عظیم الشان پیشگوئی کے طور پر راجح تک پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اس میں بتایا گیا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ قائم ہوگی پھر وہ ختم ہو جائے گی پھر تفسیر کا باوجود ثابت ہوگی پھر زبردستی حکومت ہوگی پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی ”ثم تسکون“ پھر حضور خاموش ہو گئے یہ تمام باتیں پوری ہو چکی ہیں اور مسیح موعود کے دور بعثت کی خلافت کا دور جاری ہے جو قیامت تک قائم رہے گا جیسا کہ ”تسکون“ کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے اور جیسا کہ ”الوصیۃ“

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اسلامی تعلیمات میں مقام نبوت کے بعد مقام خلافت کو ہی سب سے بڑی عظمت حاصل ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

نحلکم بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدين (مشکوٰۃ المسابیح ص ۱۳)

کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو میں تمام فتنوں اور بغاوتوں کا علاج عرضہ یہ ہے کہ سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین کی اتباع کی جائے۔

### اسلام میں اختلافات کا آغاز

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جو فتنہ اٹھا تھا اس میں صحابہ کرام ہرگز ملوث نہ تھے بلکہ اس کی تمام تر ذمہ داری ان خیر تربیت یافتہ مسلمانوں پر تھی جو بعد میں فوج و رفوہ ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور ان منافقین پر تھی جو اسلام کا ٹبلہ دیکھ کر ظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر اندر سے اسلام کے سخت مخالف تھے اس موقع پر حضرت خطلہ الکاتب نے فرمایا تھا

عجبت لما یخون الناس فیہ ویرمون الخلفاء ان تذول ولویالت لزال الخیر عنہم ولا تقوا لجدہا ذللا ذلیلا وکافوا کالمیہود والنصارى سوائہ کلہم ضلوا للشیطانی (تاریخ ابن اثیر ص ۳۳)

کہ مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے اگر وہ چاہتے گئی تو مسلمان ہر خبر سے محروم ہو جائیں گے اور بعد ازاں انتہائی ذلیل ہو جائیں گے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہر بات میں جگے کہ وہ سب ہی راہ حق سے جھٹک چکے ہیں۔

ان اشعار سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت صحابہ کرام کے قلوب میں خلافت راشدہ کے مقام کی پوری عظمت موجود تھی وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نو مسلموں کی یلغار اور منافقین کی بھڑکار نے ناقابل تلافی نقصان اس عظمت کو پہنچا دیا تھا اور لوگ کھلے عام عزل خلافت کی بات سوتلج رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یکے بعد دیگرے تین خلفاء راشدین مخالفین کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلافت کا بہت بڑا انعام بھی مسلمانوں سے چھین گیا یہ تاریخی حقائق ہیں کہ خلفاء راشدین نے انچاہان



کی بازی لگا کر مقام خلافت کی حفاظت کی تھی مگر اس وقت کے مسلمان اپنی اہم ذمہ داری سے عہدہ برز نہ ہو سکے اور خلافت کے بہت بڑے انعام سے محروم ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ پر عظمت قانون اس پروری کائنات میں جاری و ساری دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی فرد یا قوم پر کوئی انعام نازل کرتا ہے تو اسی نسبت سے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالتا ہے اگر وہ فرد یا قوم اس انعام کی اہمیت و عظمت کے مطابق اس کی حفاظت نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس انعام کو چھین لیتا ہے۔

### دورِ مجددیت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله عز وجل يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها (مشکوٰۃ ص ۳) یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر سو سال کے بعد ایسے وجود قائم کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید فرماتے رہیں گے۔

گویا اُمتِ مجریہ کی اصلاح کا انتظام اور تجدید دین کی کاروائی اجتماعی رنگ پر ہی ہے اور انفرادی رنگ پر بھی اجتماعی رنگ۔ تجدید دین کا اس وقت ہوتا ہے جب خلافت راشدین کا باقاعدہ دور موجود ہو ان کی نسبت اُمت کے لئے نسبتِ نبویہ کے ساتھ ساتھ کامل تقلید اسوہ ہے یہ سب سہولتوں ایک ساتھ پڑھیں ہوں اور جانی زمالی قربانیاں کر کے ہونے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہوں نبوت کے بعد یہ دور بھروسہ و سعادت کا دور ہوتا ہے۔

انفرادی تجدید دین کا وقت تب شروع ہوتا ہے جب بدستی سے جامعۂ مسلمین نفیہ خلافت راشدہ سے محروم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس بدست کے مطابق اصلاح اُمت کے لئے انفرادی مجددین کے طریق کو جاری فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف چودھویں صدی کے مجدد ہی نہ تھے بلکہ مجدد الف آخر مسیح و ہمدی اور اُمتی نبی بھی تھے لیکن جہاں تک بعض مجدد المائے کاسوال ہے وہ خلیفہ راشد سے چھٹا ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام مجدد دینی اللہ کے فرما رہے ہیں:-

”خلیفہ دورِ مجددیت بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا ہوتا ہے پھر اس کی

موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ (الفصل ۸ راپریل ۱۹۴۷ء)

### خلافت راشدہ کا مقام

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ مقام خلافت راشدہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”امامت تادم خلافت راشدہ خلافت علیٰ منہاج النبوة اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔ منصب امامت صلیہ و خلیفۃ راشدہ سایہ رب العلیین ہمایہ انبیاء و مرسلین سرمایہ ترقی دین اور ہم مایہ ملائکہ مقربین ہے دائرہ امکان کار مرکز تمام وجہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے اہل کمال کی علامت بھی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں اس کی ہمری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں۔“

(منصب امامت ص ۷۸)

### ایک ناکام مہم

مجدد المائۃ والی حدیث کے دور میں ہی مسلمان اس بات کے سخت متنب رہے کہ پھر سے خلافت راشدہ کا دور عود کر آئے لیکن خلافت راشدہ چونکہ نبوت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے اُمتِ مسیح موعود سے قبل مسلمانوں کا یہ خراب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے البتہ انہوں نے تقبی تسکین کے لئے بادشاہوں کو خلیفہ کا لقب دیکر روحانی پیاس بجھانے کی کوشش کی لیکن یہ نام نہاد خلافت بھی خلافتِ احمدیہ کے قائم ہونے پر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی چنانچہ لکھا ہے:-

”ترکانِ احرار کے اس لشکر جا باز نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء کو خفگی کی جانب سے نیم دائرہ کی شکل میں قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا اور جنگی جہازوں نے تمام بحری گھاٹ اور ناک کے روک لئے سلطانِ محل کے محافظ دستہ نے اس لشکرِ جبار کا مقابلہ کرنا چاہا مگر تین گھنٹہ کی محو کولہ باری کے بعد دشمنوں نے سفید جھنڈا بلند کر کے ہتھیار رکھ دیئے اس کاروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطانِ عبدالحمید خان

۲۳ سال کی پریست سلطنت کرنے کے بعد تخت سے معزول کئے گئے۔ (تاریخ اسلام جلد پنجم ص ۸۲۵) گویا ترکوں نے اس نام نہاد خلافت کا خود ہی خاتمہ کر دیا اس کے بعد ترکانِ احرار نے سلطان محمد ناس کی تاج پوشی کی اور اسے خلیفۃ المسلمین کا لقب دیا مگر یہ نام نہاد خلافت بھی خراب مصطفیٰ کمال یا شا کے اہتوں ختم ہو گئی موصوف نے اس کا خاتمہ اس اعلان سے کیا کہ:-

”جب تک خلیفہ اور دارالکھانہ پر غیر اقوام کا ناخصمانہ قبضہ ہے اس وقت تک سلطنتِ ترکی کی باگ ہمارے ہاتھ میں رہے گی۔“ (تاریخ اسلام جلد پنجم ص ۸۶۲) اس اعلان کے ساتھ ہی خلافت عثمانیہ کا بیٹہ کے لئے خاتمہ ہو گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ جب الٰہی فوضتوں کے مطابق خلافت راشدہ کا آغاز ہو گیا۔ تمام تحت کے بعد تدریجاً نام نہاد خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا اس خاتمہ کے بعد بڑی کوششیں کی گئیں خلافت یکیشاں بنائی گئیں مگر غلے با آرزو نہ خاک شدہ

امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کو خلیفۃ المسلمین کا تاج پہنانے کا پروگرام بنایا گیا مگر وہ ملک بدر ہوئے کس میر سی کی زندگی گزار رہی اور اٹلی میں فوت ہو گئے فاروق سابق شاہ مصر کے سر پر بھی یہ تاج پہنانے کا پروگرام بنایا جا رہا تھا کہ وہ بھی ملک بدر ہوئے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد اہلحدیث فرقہ کے سرکاروں نے کوشش کی کہ کم از کم پاکستان کی حد تک ہی کوئی خلیفۃ المسلمین ہوا الحمد للہ کے در علماد کلام خلافت کے دعویدار تھے بالآخر اہلحدیث کے علماد کرام کی مجلس میں یہ معاملہ پیش ہوا اس نے دونوں کو ہی نااہل ہونے کے خطاب سے نوازا شاہ فیصل کو خلیفۃ المسلمین بنانے کے لئے تو بعض غیر احمدی اخبارات ان کی تائید میں زمین و آسمان کے تلابے ملا رہے تھے یہ عہدہ بھی ختم ہو گیا اس کے مقابل میں خلیفۃ المسلمین پر روحی دواں ہے اور یہ حقیقت نکھر کر سامنے آگیا ہے اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بتا رہی ہے کہ جہاں تک خلافت راشدہ اور خلافت علی منہاج النبوت کا تعلق ہے آیت استخلاف کی روش سے خلیفہ مذہبی بنانا ہے لہذا دنیا کی کوئی طاقت خلیفہ راشد کو معزول نہیں کر سکتی تمام خلفاء راشدین کی یہ سندِ شرف

اور اہلحدیث الشیخ ہے کہ ان سب عالمی مقام بزرگمان نے جان کی بازی لگا کر مقام خلافت کی حفاظت اپنے آخری دم تک اور آخری قطرہ خون تک کی ہے۔

### حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے خلاف جب بعض لوگوں نے ریشہ دواںیاں شروع کر دیں تو آپ نے بڑھاپے میں مردانہ وار ان کی سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:- ”مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا اور نہ کسی انجن کو اس قابل سمجھا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی تدبیر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی روداد کو مجھ سے چھین لے۔“

(بدر ۲ جولائی ۱۹۱۲ء) ”خلافت کسیری کی دکان کا سوڈا و اثر نہیں تم اس کو بھڑکے کچھ ناندہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے میں جب مردوں کا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا سے آپ کھڑا کرے گا تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے اگر تم زیادہ دُور دو گئے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالین دلید ہیں جو مردوں کی طرح تم کو سزا دیں گے۔“

(تقریر لاہور دسمبر ۱۹۱۳ء)

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافتِ اولیٰ کے دور میں ہی دنیا سب کچھ قربان کر کے مقام خلافت کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا تھا اور یہی مقدس وجود تھا جس نے واقعی منکرینِ خداوند کو کھنڈوں کی طرح سسڑا دیں پیٹیا جی گروہ نے ”پیغام صلح“ کے ذریعہ جب مقام خلافت کے خلاف علم بغاوت بھڑکایا تو اس فتنہ کے ازالہ کے لئے (باقی صفحہ پر)



# حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بارے میں

## چند گراں قدر آراء!

ترقیب و پیشکش: مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قنٹر۔ وقفہ جدید دہشتور۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء تاریخ اجیت کا وہ اہم دن ہے جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے جانشین حضرت مولانا الحاج عظیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس دینا کھانا سے اپنے مولا نے حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔ آپ کی شخصیت جماعت احمدیہ کے لئے بڑی برکات کا باعث رہی آئیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سب سے پہلے بلا کچھ دلیل کے صفتِ مدیقیت پر عمل کرتے ہوئے قبول فرمایا اور یہ طاعتِ امیرِ امتد ترقی کرتی چلی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

”وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبی کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حرکت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور .... جب کبھی وہ کتاب اللہ کی دلیل کی طرف توجہ کرتا ہے تو ہمارے کھینچے کھینچے اور لطائف کے چشمے بہا رہا ہے اور عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے پیچھے ہوتے ہیں۔ وقائع کے ذرائع کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف گردنوں کو لمبا کرتے ہیں وہ حق کو سونے کے ڈالے کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑ سے اُکھڑ دیتا ہے .... اور یہ ہے کہ اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی سو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر و صحت و ثروت میں برکت دے۔ خدا تعالیٰ کی قسم میں اس کے کلام میں ایک ہی شان دیکھتا ہوں اور قرآن شریف کے امرار کو نے میں اور اس کے کلام و مفہوم کے سمجھنے میں اس کو بالیقین

میں سے پاتا ہوں اور میں اس کے علم اور علم کو دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک سرے کے آنے سے مائیں ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر زیت لے گیا ہے وہ دینِ مبین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے لے رہا تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر۔ لے ارحم الراحمین آمین تم آمین“

(ترجمہ از کتبہ اسلامیات اسلام آباد ص ۵۸۹-۵۹۰) پھر فرماتے ہیں:-

”میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا مدد دیا جو راسخ اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور ہر ایک میں اور کئی رسیں اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محبت اس سے سبقت نہیں لے گیا“ (ترجمہ از حاشیہ البشری ص ۱۶)

آپ نے بھی انصاریں میں وہ نام اور مقام پیدا کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی خواہش کی کہ کاش اس آیت قرآنیہ ”ما ہر فرد نور الدین کا مقام حاصل کر لیتا“ پتا نہ ہو فرماتے ہیں:-

”پچھلے خوش بودے اگر ہر ایک زانت نوریں ہوئے ہیں ہوئے اگر ہر دل پر از یقین بودے (نشان آسمانی ص ۱۶)

تحریک علی گڑھ کے بانی سر سید احمد خان صاحب: ”پنے ۸ مارچ ۱۸۹۶ء کے خط میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں:-

”آپ نے مجھ پر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا کھا کھلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟ سروریت میں کچھ نہیں کہہ سکتا افسوس کہ مرزا آؤ کو آپ نے لاجواب چھوڑا مگر ان بزرگوں کا دیکھنے والا ہوں جو وحدتِ مشہورہ کے ستر اور وحدتِ وجود میں مکت تھے اس لئے اس کا جواب اپنے ذائقہ کے موافق عرض کرنا ہوں کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نور الدین سے ملتا ہے کہ (الحکم از پیریں

ایک مقدمے میں جب آپ کو اہی کیلئے پیش ہوئے تو صاحبِ عدالت انٹرکریٹ وگلکس ڈپٹی کمشنر نے آپ کے متعلق کہا ”خدا کی قسم اگر یہ شخص کے کہ میں مسیح موعود ہوں تو میں پہلا شخص ہوں جو اس پر پورا پورا غور کرنے کے لئے تیار ہوں گا“

روزنامات احمد علیہ جدید دہشتور (۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء) پاک دہند کے مشہور صحافی اور نقاد نگار ایم اسلم مارچ ۱۹۱۳ء میں قادیان تشریف لائے وہ آپ کے عشقِ قرآن کے متعلق اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:-

”مولوی نور الدین صاحب جو بوج مرزا صاحب کے فلیفہ ہونے کے اس وقت احمدی جماعت کے مسئلہ پیشا میں جہاں تک میں نے دونوں کی مجالس و خط و دروس قرآن شریف میں نہ کر ان کے کام کے متعلق غور کیا ہے مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور صوفی خالصتہ اللہ کے اصول پر نظر آیا کیونکہ مولوی صاحب کا طرز عمل قطعاً دیا سے پاک ہے۔ اور ان کے آئینہ دل میں صداقتِ اسلام کا ایک ایسا زبردست جوش ہے جو معرفتِ توحید کے شفاف تھنے کی وضع میں قرآن مجید کی آیتوں کی تفسیر کے ذریعے ان کے بے ریا بیٹے سے اُبل اُبل کر تشنگانِ معرفت توحید کو فیض یاب کر رہا ہے اگر حقیقی اسلام قرآن مجید ہے تو قرآن مجید کی صداقتانہ محبت عیاں کہ مولوی صاحب موصوف میں میں نے دیکھا ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی یہ نہیں کہ وہ تقلیداً ایسا کرے پر مجبور ہے نہیں بلکہ وہ ایک ایسا زبردست فیلسوف انسان ہے اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تفسیر قرآن مجید کی میں نے ان سے درس قرآن مجید کے موقع پر سنی ہے غالباً دنیا میں چند آدمی ایسا کرنے کی اہلیت اس وقت رکھتے ہوں گے مجھے زیادہ تر حیرت اس بات کی ہوتی کہ ایک ایسی سالہ بونہا آدمی جس سے میرے سے بے کرشام تک جس طرح لگاتار سارا دن کام کرتا رہتا ہے وہ عمدہ طور پر آجکل کے مدرسے اور قریبی سکول و تہذیبی نو جوانوں سے بھی ہوا مشکل ہے جس کام کرنے کے متعلق مولوی صاحب کو غیر معمول طاقت کا انسان

تو نہیں سمجھتا لیکن اپنے خرائض کی ادائیگی میں اسے خیر القول کے قدس صحابہ کا پورا ہمدرد کہنے میں اگر منافقت کرے تو یقیناً میں منافقت کا خون کرنے والا ہوں مولوی صاحب کی تمام حرکات و سکنات میں صحابہ علیہم السلام کی سادگی اور بے تکلفی کی شان پائی جاتی ہے اس نے نہ اپنے لئے کوئی تیزی فضاں مجلس میں قائم رکھا ہے اور نہ کسی امر و نہ کسی سے لئے اور نہ تسلیم یا کوشش جیسی پیروی و سستی کی نشہ کو دہاں جگہ دی گئی ہے۔“

دہشتور ۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء (ص ۱۶) حضرت عظیم مولانا نور الدین صاحب کی وفات پر جہاں جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل نے آپ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا وہاں دیگر مسلم اخبارات اور رسائل نے اس عالم باکمال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا چنانچہ کشمیری میگزین نے لکھا:-

”نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ عظیم حافظ مولوی نور الدین صاحب جو ..... بلحاظ علم و فضل مسلمانوں کے ماہر تار اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے ماہر انستار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرماتے ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نور الدین جیسا قابلِ فرزند ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہوئے لگاؤ (کشمیری میگزین ۲۱ مارچ ۱۹۱۲ء) اخبار بھارت نے لکھا:-

”آپ درویش منش، منکر المزاج خلق اور ملنسار تھے عالم باکمال اور طیب بے مثال تھے مذہب کا آپ کو آسا خیال تھا کہ ایامِ ملک میں بھی قرآن شریف کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے تھے“

(بھارت ۲۰ مارچ ۱۹۱۲ء) دنیا نے صحافت کے ایک روشن ستارہ اور ہندوستان کے مشہور اخبار نویس نے لکھا:-

”مردمِ فرد احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین تھے آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے علم و ہر پہلو کا عام شہرہ تھا ان کی روحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قابل تھے“

(دکھیل ۸ مارچ ۱۹۱۲ء) اخبارِ وطن نے یوں تحریر کیا:-

”مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت و حاشیہ



اور کیا بلحاظ سیاست علم و تعلیم و علمیت ایک برگزیدہ جزو گوارے علم سے لے کر عشق تھا اور فراہمی کتب کا خاص شوق تھا ان کا پیدائشی وطن بھیرا ضلع شاہ پور تھا مگر کراڑا حصہ بابر گڑا اور آخری حصہ قادیان۔

وہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء

اخبار زندگانی آپ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

”آج چند رستانی برقی خبروں میں یہ غیر عام سناؤں اور باتیں اچھی دوستوں میں نہایت دلچسپ و مفوس سے پڑھی جائے گی کہ حکیم مولوی نور الدین صاحب جو ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے ۱۳ مارچ ۱۹۱۲ء کو کی جتنے مسلسل ملاقات کے بعد دنیا سے فانی ہوئے عالم جاوہانی کو رحلت کر گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی حکیم نور الدین صاحب مرزا غلام احمد مفسر کے جانشین تھے اس لئے اچھی خدمت کو ان کی وفات سے ایسا شدید صدمہ ہوا۔ جو انہیں مدت مدید تک بے قرار رکھے گا مگر مذہبی غذاؤں سے قلعہ نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نور الدین کی شخصیت اور قابلیت، خصوصاً قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و اندوس کرنا چاہتے کیا عاتاق سے کربار سرور سے کب گزشتی کرے کہ بعد ایک باکمال سدا کرنا ہے۔ الخی اپنے تبحر و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نور الدین ہی ایسے ہی باکمال تھے۔

خصوصاً آج ایک زبردست عالم ہم ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے اس عارف الہم و عزیز الہیہ احمدی دوستوں سے جن کے سرور و الم تھا پھر خوش گزشتہ دن بھر دعا ہے عارف و صاحب دارم الرزق مولوی حکیم نور الدین کو یہ جوار رحمت سے جگہ ہے اور ان کے عقید و عقول اور پسند و گمان کو ہمیں جیل کی توفیق بخشنے۔

زیر بار ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

اخبار مسافر آگہ کھتا ہے۔

”گو مارے اور ان کے خیالات میں اصول اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی اور قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ نہ کہ انسانی کائنات کو بگاڑ کر وہ راسخ الاعتقاد ایمان اور ایک آدمی کے علاوہ ان میں ہر جانتے ہیں کہ ان کے دل میں انسانی اسما کا ہر ذوق اور فرائض خریف، کہ پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سر انجام دیتے تھے۔

مسافر آگہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۲ء

اخبار آفتاب نے یوں لکھا۔

”احمدی جماعت کے مولوی حکیم نور الدین نے جو ایک تبحر عالم اور جید فاضل تھے کئی جیل کی مسلسل علالت کے بعد جو المبارک آنکھوں میں ٹھیک پونے دو سالہ بیماری تھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احمدی دوستوں سے اس توحیدی و مذہبی صدمہ میں دلی ہمدردی ہے اور عازری و دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں ہر عطا فرمائے۔

وآفتاب ۱۹ مارچ ۱۹۱۲ء

میر فیصل گزشتہ لکھتا ہے۔

”مرحوم بیٹا کے زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زبردت افتاء کے لحاظ سے مرزائی جماعت کے لئے واقعی ایک پاکار ستودہ صفات خلیفہ تھے لیکن اگر ان کے مرزائی مذہبی عقائد کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو بھی وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عالم متبحر و جید فاضل تھے کلام اللہ جو آپ کو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہوگا اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف قرآن مجید کے حقائق و معارف آشکار فرمائے میں گوارا بہت کم عالم اپنے حلقہ میں لیا کرتے ہوئے یا جاتے ہیں۔ حکمت میں آپ کو خاص شگاہ تھی۔ اسلام کے معلق آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کی کتابیں لکھیں اور بعضی کو دندان شکن جواب دیے۔ بہر حال آپ کی وفات مرزائی جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کے لئے بھی کم اندر ستا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو عزتی رحمت کرے۔ اور پسند و گمان کو ہمیں جیل ملے۔

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

اخبار مسافر آگہ کھتا ہے۔

”احمدی سلسلہ میں اور عام طور پر مسلمانوں میں اپنے تبحر علمی اور زبردت افتاء کی فیروں کے نہایت محترم اور اسامیہ کے محاسن اور ان کی اشاعت میں کوشش ال تھے ان کی زندگی میں ایسے ہزارا مرتبے آئے کہ ان کی آزمائش پوری اور انہی نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے جو فضل و کرم اور شرف و اعتبار و صبر انہیں بخشا تھا اس کی تفصیل سدا کھری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک بچے خدایت اور بچے موصد تھے اور ان کی زندگی اسلام کے پاک نور پر ابھر رہی وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا۔

زمشوق ۱۷ مارچ ۱۹۱۲ء

رسالہ السلاخ لکھتا ہے۔

”المودائع (لے نور دیوبند) مجھے افسوس ہے کہ تحریک احمدی کے کاروان سالار و حقائق معنوی کے نامور نور الدین کی قلبی عزت میں سے کبھی نہ ہو۔

”المودائع (لے نور دیوبند) مجھے افسوس ہے کہ تحریک احمدی کے کاروان سالار و حقائق معنوی کے نامور نور الدین کی قلبی عزت میں سے کبھی نہ ہو۔

ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زبردت و توح کے علمی مظاہر کا گنجینہ تھی وہ ہم میں نہیں ہے۔ معارف و فہم اور وقایہ طبع کے ساتھ ایک زبردست مطالعہ کے انراج نے جو ضعف آسانی سے لے کر عام انسانوں پر محیط تھا اور نور الدین کو ایک ایسی اوج نظر پر فائز کر دیا تھا۔ جہاں انسانی کے جذبات کا علم سر آشکار ہو جاتا ہے یہی باعث تھا کہ اس کے معانی پر در تکلم کا ایک ہنگام توحیح کسی مخالف کی ضروری پروہ بلند آنکھوں پر ایک صبر سکوت بن جاتا تھا اس کی تمام آب و گل جوشش دینی و دنیوی تھی ایک زبردست مجموعہ تھی اور اس کی جہاں پیمائش نظر ایک زبردست حکمت تھی اس کے حکیمانہ تجسس نے کمال توح کے ساتھ مل کر لطافت سپیری کی آغوش اس کے لئے کھول دی تھی اور حکمت ازل کی کارسازوں پر اس کا اعتماد سطح علمیت پر فائز ہو گیا تھا اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریک احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا اور اس کے لیل و نهار اسی جہد دینی کے پرشتت مظاہر میں وقف ہوئے ہیں بے شبہ جس پر خلوص اثارا اور شیفتہ پیرستی کے ساتھ اس

### احباب جماعت کیلئے

### صد سالہ چوٹی منصوبے کا روحانی پروگرام

- ۱) صدرالاحقر جو بلی نصریہ کی کامیابی کے لئے حضرت امیر المؤمنین امینہ اللہ تعالیٰ بفرماتے ہیں نے احباب جماعت کے لئے دعاؤں اور خدایات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرمایا ہے جو درج ذیل ہے:
- ۲) جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر ماہ ہر ماہ احباب جماعت میں جینے کے آخری ہفتے میں کر لی ایک دن نقایطی طور پر مقرر کر لیا جائے۔
- ۳) دو نفلی روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر کے پہلے تک یا نماز فجر کے بعد ادا کئے جائیں۔
- ۴) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبیر کے ساتھ پڑھی جائے۔
- ۵) درود شریف اور تسبیح و تحمید (سبحان اللہ و بحمدہ و بسم اللہ الرحمن الرحیم) ۱۰۰۰۰ بار روزانہ ۳۳۰-۳۳۰ بار کیا جائے۔
- ۶) مندرجہ ذیل دو ماہیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق ضروری اپنا عمل جاری رکھیں اور دو ہزار کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کر لیں۔

نے اپنے عادی کا ساتھ دیا اس کی نظر تو اپنے اسلام کے سوا اور کبھی نہیں مل سکتی مسیحا کر دینا تئیں ذات سے تائب مرگہ کی دلیستی اور ہمدی و عیسیٰ کے ضما نصں کا ایک ذات میں اقبا حمدی اربابہ اسلام کے لئے آشوب شوریدگی اور احتجاج کا ایک تلخ پیام تھا اور جس پر خوش شدت کے ساتھ اہل اسلام کی جانب سے اس پر غارت نکتہ آفرینی کا مخالف تھا۔ ایک آتش آفریں ادا کے بعد کی طرح تھا لیکن نور الدین کا پیمان عقیدت ہجوم مخالفت کی طوفان انگیزوں کے باوجود برپا ہو سکتی استوار تھا اور وہ ایک کوہ گراں کی طرح برقی جہدہ اور ابر و روشندہ کے سامنے یکساں پاسے ثبات پر قائم تھا۔ اس کی پر خلوص استقامت سے بعد سارہ پایاں عمر تک اس سنگ آستانہ جہاد پر جہاں اس کی پختہ کاوشوں کا بایں آسائش ملی تھی اگرچہ میں اپنے اور اک کو تحریک احمدی کی بعض نکتہ آفرینوں کا ہم وفاق نہیں دیکھتا لیکن اس پر گزشتہ روز رش روحانی پر جو حرکت ہوئی جس پر پیش نظر میرے مورذبات کو گریہ محبت سے آشنا کر گئے۔ لطف ازل اس کی خاک پر ہر بار ہو۔

رسالہ السلاخ ماہ جولائی ۱۹۱۲ء (۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق ضروری اپنا عمل جاری رکھیں اور دو ہزار کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کر لیں۔



# حالاتِ حاضرہ کے روشنی میں

## نظامِ خلافت کی ضرورت و اہمیت

از مکرم مولوی محمد حمید رضا کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن، ممبئی، مہاراشٹر

تاریخ شاید ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت قائم رہی وہ ہر شعبہ زندگی میں ترقی حاصل کرتے چلے گئے لیکن جو یہی بدعت غلطی ان کی بد اعمالیوں کی بدولت ان سے چھین گئی رفعت و ترقی کی جگہ ادوار و انحطاط نے لے لی رفعت و رفعت مسلمان آستے زبردست انتشار کا شکار ہو گئے کہ دشمنانِ اسلام ان پر ہنسنے لگے وہ قوم جس کو یکم دیا گیا تھا کہ یہ واقعہ ہوا بحیلہ اللہ بحیلہ اولاد تفرقوا (آل عمران ۱۰۱) تم سب کے رب (اللہ) کی ہمتی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اس قوم نے اس حکم خداوندی کو بالائے طاق رکھ دیا وہ اُمت جس کو پانچ وقت مساب میں جمنے ہو کر ایک امام کی اقتدار میں صغیر سیدھی کر کے کدرے سے کدھا اور پھینک دیا۔

خیر مگر غارِ نثر جہے کا حکم تھا وہ اس عملی درس و تلقین کو یکسر فراموش کر بیٹھی چنانچہ آج دنیا کے ہر خط میں مسلمان جس پر گندگی و انتشار کا شکار ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں سمجھتے دنوں بومی کے مشہور اخبار "قوی" اور "آزاد" نے تمام مسلمانوں کے آپس میں تباہی و تفریق کی جو افسوسناک برپا ہے پیش کی اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

اداس کی شام میں چوٹیوں آج انہیں جگہوں پر امن قائم رکھنے کے لئے پولیس کا پہرہ بٹھانا پڑتا ہے۔ اُمت کے خود ساختہ تادیبی خوابِ غفلت کی نیند سرور ہے اس درجہ صرف خدات کی تباہی کے بعد برائت اور الیکشن میں تقریروں کے ذریعہ ہاتھ میں (ملا کر کام نعرے بازیوں اور غلطیوں میں مصروف ہیں اور بے عاری جذباتی قوم نعرہ یکسر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے ایک دوسرے سے دست گردیاں دیتے ہیں۔

۱۳) "یہ انکشاف بھی آپ کے رونگٹے کھڑے کرے گا لیکن صوفی ہونے کی وجہ سے کہ شہر کی کئی مساجد میں مسلحی فوج گھومتی آتا سر اٹھا رہے ہیں کہ نین نماز کے وقت وہاں پر فوج کے شہر و رخ ہو جاتے ہیں کہ امام بارگاہی کچھ دنوں ایک مسجد میں نماز جمعہ کے دوران یہ واقعہ ہوا کہ ایک مسلح سے تعلق رکھنے والے ایک امام نے خطبہ پڑھا اور جب نماز جمعہ پڑھانے والے تھے تو دوسرے مسلح سے تعلق رکھنے والے گروہ نے اسی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا امامت کے سوا کسی میں مدلول گروہوں میں ہاتھ پائی شروع ہو گئی مسلمانوں کو شرم سے ڈوب کرنا چاہیے کہ مسجد ترا پولیس کو مسجد میں داخل ہو کر تازیوں کو گھر خراب کرنا پڑا اور پولیس کی بدرفتار خلافت نے کوئی افسوسناک واقعہ نہیں ہونے دیا۔۔۔۔۔ جہاں اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہوتا ہے وہاں پولیس کی بھاری جمعیت رافعلوں بندہ دوقی۔ آئو گئیں اور لاٹھی لٹے بالکل تیار رہتی ہے کہ کوئی فساد یا گڑبڑ نہ ہو سکے۔

۱۴) "ایک خدا۔ ایک رسول۔ ایک کتاب الہی اور وہ راہیت پر یقین رکھنے والی ایک قوم کی کئی خانوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ آج مسلمان تو کہیں نظر نہیں آ رہا البتہ دیوبندی۔ بریلوی۔ دہلوی۔ جماعتی۔ شیعہ۔ اہل حق جو ہر جگہ ایک دوسرے سے دھم دگڑیاں دکھائی دے رہے ہیں۔

بغیر یہی حالات مسلمانوں کے ہیں۔ الا تو اجماعی ملکی اور علاقائی سطح پر یہی اسی کروڑ مسلمان خراکتی ہے اندیشہ انکسار بد زمین فرقہ پرستی انتشار اور تفرقہ بازی

۱۵) "کیا آج کے مسلمانوں کے لئے یشرم کا مقام نہیں کہ مسجد کو جوامن و آشتی کا گہراو ہے۔ اللہ کا گھر ہے اسے اپنی غیر دانشمندی سے ایک ایسی جگہ بنا دیا ہے جہاں سرکاری مشینری کے اندیشہ کے مطابق نقص امن کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے جس جگہ سے پورے عالم پر رحمت و

کا شکار ہیں دوسری اقوام مسلمانوں کی اس فطرت کو دیکھ کر صرف خوش ہیں بلکہ اُن سے ہر دم مزید گہرا کرنے میں قیسی رکھتی ہیں

ان حالات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

عمر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ان حالات کے بارے میں اپنی اُمت کو مطلع کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

الفتنة۔ یعنی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ کے رسول کا حرف نام اور قرآن کے حرف الفاظ باقی رہ جائیں گے ان کی مساجد بجا کر آباد کر دیتے سے خالی ہوں گی۔ اُمت کے علاوہ سال تنے کی سب فتنوں سے بدتر ہوں گے ان علماء کے اندر سے نئے نئے نکلیں گے اور ان ہی کے اندر لوٹ جائیں گے۔

(مشکوٰۃ شعب الایمان)

دبے۔ "اے مسلمانو! تم میں یہ بدعت کا مسلہ اس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو بدعت کے طریق پر قائم ہوگی پھر یہ خلافت بھی آئندہ جائے گی اس کے بعد کا شیعہ دانی بادشاہیت کا دور آئے گا کچھ عرصہ کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا اس کے بعد جبریت حکومت کا دور آئے گا پھر اس رنگ کی حکومت بھی آئے گی۔

اس کے بعد دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح بدعت کے طریق پر قائم ہوگی" (مصدق احمد جلد ۵ ص ۱۱)

مؤرخ الذکر حدیث کے بارے میں تبار حین نے واضح طور پر لکھا ہے کہ "الخلاۃ صوفی ادب المراد بہ زمن بیعی والحدیث یعنی یہ خلافت جو علیؑ نہایت بدعت قائم ہوگی امام مہدی علیہ السلام کے بعد آئے گی۔

(بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۱)

اسی طرح حضرت سید اسماعیل شہیدؒ فرماتے ہیں کہ "حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافت راشدہ کے افضل انواع میں سے ہوگی یعنی خلافت منظمہ منظمہ ہوگی (مضبوط خلافت)۔

قیامِ خلافت کے لئے مسلمانوں کی خواہشیں

مسلمانوں کے سنجیدہ اندویش و توجہ نے مسلمانوں کے اس افسوسناک انتشار کو دیکھتے ہوئے بارہا قیامِ خلافت کی ضرورت و خواہش کا اظہار بھی کیا جیسا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال نے کیا۔

"خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر انداز لا کہیں سے ڈھونڈ کر مسلمان کا ملک ملے" اسی طرح اخبار "تقسیم" اہل حدیث نے اپنی ۲۹ نومبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں لکھا۔

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک وفد پھر خلافت علیؑ نہایت توجہ کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہوتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی تکراری سحر جائے اور دھماکا ہوا اور پھر سے من جائے اور پھر سے گری ہوگی ملتِ اسلامیہ کی یہ نادر شاہد گئی خیر اس کے نئے سے نکل کر ساحلِ حافیت سے ہلکا ہو جائے دور قیامت میں ہم سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی کیا اسلام کے خلیفہ کے لئے بھی کچھ کیا؟

خیر ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ نے اس دلی خواہش کا اظہار یکم مارچ ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں بایں الفاظ کیا کہ۔

"اتنے تفرق و تشتت کے باوجود کبھی کسی کا وہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا خلیفہ کدھر اور شام کا کون کس طرف ہے مصر کدھر اور جازیرین کی منزل کونسی ہے اور یمن کی کونسی۔ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اس چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم و تقسیم ہوئی اسرائیلی کے مقابلہ پر سب کو الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑیں ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تین خلافت کی سربراہیت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جواہر شیطاں نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔

قیامِ خلافت کی یہی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اخبار "اعراف" اندھا بھمی ۲۲ فروری ۱۹۷۴ء کے مطابق شاہ فیصل نے خلیفہ بننے کی خواہش کا اظہار اپنے بعض خطوط میں کیا تھا اور ترک سے سستہ دماغوں تیل کے عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ترکانہ جمل کر کے بھی کوشش کی تھی یہ گناہ کہ سب اہل حدیث میں اس معاملہ کو لاہور کی اسلامی



سربراہ کا نفع میں اس اٹھانے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن افسوس ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی ہوتی بھی کیے جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر فرمایا ہے **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ** (اللہ... والذین آمنوا) اللہ نے تم میں سے ایمان لائے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اس آیت کے مطابق جن کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں ان کو خلافت کا الٰہی انعام کیے جا سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ضرور ہے مگر ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کے ساتھ اگر ایمان اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو یہ وعدہ بھی پورا نہ ہوگا۔

**خلافت علی منہاج نبوت کا قیام**

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تذکرہ بالا حدیث سے واضح ہو چکا ہے کہ حضورؐ نے جہاں مسلمانوں کے انحطاط کی خبر دی تھی وہاں آپؐ نے یہ بشارت بھی عطا فرمائی تھی کہ "امام مہدی" کے ذریعہ دین کو زندہ کیا جائے گا اور شریعت کو قائم کیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ ایسی جماعت کا قیام ہوگا جو ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کو پورا کرتے ہوئے خلافت علی منہاج نبوت کے انعام کی مستحق قرار پائے گی۔ چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق مہدیؑ معبود کا ظہور ہو کر قیام شریعت اور احیاء دین کا کام شروع ہو چکا ہے اور اس کی تبلیغ و اشاعت اب بفضلہ تعالیٰ خلافت علی منہاج نبوت کے زیر سایہ اکتاف عالم میں ہو رہی ہے۔ یہ دور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ جانشین سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا دور ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً دنیا جیسے آخرت اذا جعلناک خلیفۃ فی الارض لے داؤد ایم لے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے موجودہ دور میں آپ ہی کی خلافت رہ جیلے اللہ ہے جس کو پھر تمام تفرقوں اور انتشار سے بچا جا سکتا ہے۔

پس آج مسلمانوں کے لئے اس میں ماضیت اور بحال رہا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت علی منہاج نبوت کو تسلیم کر لیں ان کے تمام دینی و دنیوی اختلافات

وقت کے اس برگزیدہ مامور اور اس کے ذریعہ قائم ہونے والے بابرکت نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے سے حل ہو سکتے ہیں جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ دور کے لئے حکم و عدل قرار دیا ہے اور جس سے گریز اختیار کر کے یو این اور رابطہ عالم اسلامی یا غیر جانبدار جماعت کی تنظیم کی طرف جھانکنا سے مسلمانوں کے لئے آج تک سوائے ناکامی کے کچھ حاصل کیا ہے اور نہ کر سکیں گے ان کا یہ انحراف یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے مترادف ہے کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان بن کر نہ قیامت تک آپسی انتشار سے نجات پا سکتے ہیں اور نہ ہی دشمن کے مقابلہ میں اپنی شکست کو فتح میں بدل سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطاب میں مسلمانوں کو محو اور جماعت احمدیہ کے افراد کو حضور صا مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"حیرتی آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک ہیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حق کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

اللہ تعالیٰ تمام عالم کو اسلام اور بنی نوع انسان کو قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو سمجھنے کی بصیرت اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## مقام خلافت کی عظمت و حفاظت: (بقیہ صفحہ ۱۲)

دنیا کی حکومتیں جس اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ (خلافت حق اسلامیہ)

۱۹۷۴ء میں پیپلز پارٹی اور مشرقت کی حکومت خلافت تالیف اور احمدیت سے ملکر ہی تمام دنیا اس کی چشمہ بدخواہ ہے کہ مشرقت اور پیپلز پارٹی کی حکومت اس کے اراکین اس کے متعلقین کا کیا انجام ہوا اور اب اس کے دور اقتدار کے مرتبہ قانون کے بھی پرچے اڑ گئے ہیں۔ وہ قانون جس میں ترمیم کرتے ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر حکومت نے اپنی چال کا بہت بڑا ثبوت دیا کیا تھا۔

پیشا ہونکا دو دو ہاتھوں سے کہے ہوئے جب تمہارے جمل کے یہ گند ہونگے آشکار ہو حال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس مرزوشاہ انداز میں مقام خلافت کی حفاظت کی ہے وہ اپنی فکر آپ ہے اور اس کے بعد تکلیف دین اور امن بعد انحراف کے جو پر شکوہ دروازے کھلتے چلے جا رہے ہیں وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں خلافت راشدہ کے دروازے اور دور ثانی میں یہ حقیقت ہیں یکساں دکھائی دیتی ہے کہ ہر خلیفہ راشد کے مقدس وجود نے بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے فرمانہ وار مقام خلافت کی حفاظت کی ہے اور یہ حقیقت منہج خلفاء راشدین جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو ایک عظیم سبق دے رہی ہے کہ ہمارا عظیم ترین ذمہ داری یہ ہے کہ مقام خلافت کو سمجھیں اور اس کی دہانہ عظمت کریں بلاشبہ اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے مگر اس کا نائب عالم کے ہر شعبہ میں ہر فرقہ کا فرمانہ دار دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بقا بڑا و نظام کو قائم کر دیتا ہے اسی کی نصیحت سے اس کی حفاظت میں ذمہ داری بھی اس پر ڈالتا ہے اور بقوم اپنی ذمہ داری کو جی ادا کرے اور انہیں کرتی اس سے وہ نظام چمکن لیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے اولادوں اور ہمارے مسلمانوں کو توفیق دینا چاہئے کہ ہم مقام خلافت کی عظمت کو سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کے لئے قدم قدم پر اپنا بشارت کے ساتھ پیش قدمی کرتے چلے جائیں جو اس مقدس مقام کے شایان شان ہوں۔ اللہ ہمیں آمین یا رب العالمین

نبایت نامہ حالات میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "الفضل" جاری فرمایا اور پیغام صلح جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے پیغام جسٹس قرار دیا۔ یہ مذہب مہم عزائم کو ناک میں ملکر مقام خلافت کی حفاظت کی جب حضورؐ کے مہم پر آئے خلافت ہونے پر منکرین خلافت کو شک کر سارنے آگئے تو حضورؐ نے زندگی بھر ان کو ترناک سزائیں دے کر پساکر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر ہونے کے اعتبار سے مسئلہ خلافت کو اس طور سے حل فرمادیا کہ اس میں اس طرح کوئی ایہام باقی نہ رہا۔ جبکہ صحابہ کرام کا پہلا اجلاس وفات مسیح پر ہوا تھا اور دوسرا اجلاس استقرار خلافت پر ہوا تھا اور مقام خلافت اور احمدیت پر ہونے والے بیرون حلوں کا بھی مردانہ مقابلہ کر کے مقام خلافت کی حفاظت فرمائی۔

نئے فضل عمر تیرے اوصاف کیمانہ

**حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کچھ اس انداز سے مقام خلافت کی حفاظت فرمائی ہے کہ جس کے نتیجہ میں ظلم اسلام کے دشمن نقوش مٹانے آ گئے ہیں حضرت المصلح الموعودؐ نے خلافت ثالثہ کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-**

"ایسے شخص کو جسے اللہ تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا پھر اس کو

## جماعت اسلام کا عظیم الشان منصوبہ

**صدقہ سالہ احمدیہ جو ملی فنڈ**

**کیا آپ اپنا وعدہ ادا فرما چکے ہیں؟**

**بھورت و گرجہ توجہ کر کے ممنون فرمائیں**

ناشر بیت المال آمد قادیان



## اعلانات نکاح

(۱) — محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب ناظر و علما و امیر جماعت احمدیہ قادیان سے مورخہ ۱۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ قاتلہ عدلیہ سنبھال بنت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم سے انچارج وقفہ جدید قادیان کا نکاح عزیزہ منیر احمد ملکہ ابن مکرم فخر الدین صاحب درویش مرحوم کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق جہر پر پڑھا آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے موقع کی مناسبت سے ایک مختصر مگر جامع خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے محترم ملک صاحب کی بعض نمایاں جاہلی خدمات کا مختصر تذکرہ کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

(۲) — مورخہ ۱۲ کو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ تقیم پر کچھ نے کرمہ تصویر نگیم صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ قادیان کا نکاح مکرم نثار احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب ساکن بڈھالوں کے ہمراہ مبلغ چوبیس ہزار روپے حق جہر پر پڑھا اس مرتبہ پر احباب جماعت و مستورات کے علاوہ کم و بیش ایک سو غیر از جماعت محرمین بھی موجود تھے جابین نے اسی خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ تین سو روپے ادا کئے ہیں فخر ایم و شکر خیر

(۳) — مورخہ ۱۲ کو مکرم شیخ خلیل احمد صاحب نے مکرم سید سلام الدین صاحب ابن مکرم سید حکیم الدین صاحب مرحوم ساکن سرور و درویش کا نکاح عزیزہ زینت النساء سلیمہ بنت مکرم حاجی نبی بخش صاحب آف سرور کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق جہر پر پڑھا مکرم سید سلام الدین صاحب اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پچھ سو روپے ادا کئے ہیں۔ خیرہ و شکر خیر  
قاتلہ عدلیہ سنبھال بنت مکرم ملک صاحب نے ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور شرف و برکت حسنہ بنائے آمین  
(ادارہ)

## رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیہ الصیام کی اہمیت

محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت غرضین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک، ابراہیم علیہ السلام کے لئے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے واقف حقہ ملنا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیے اسی مناسبت سے اس وقت مولیٰ اللہ علیہ وسلم کا اہم و حسنہ بار ہے اس لئے کہ اس ماہ رمضان المبارک میں نیز فادار آدمی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف مکہ مبارک میں ہر اہل باطن اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہے جسے دیکر ان کا دل مسکھ کر دے اور عورت بیاہر پر نیز صغیر پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوبہ کی وجہ سے معذور نہ رکھ سکتا ہے اور اس کو اسلامی شریعت نے "فدیۃ الصیام" ادا کرنے کی رعایت دی ہے اہل فدیہ تو یہ ہوتے ہیں کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کروا جائے تاہم رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت یحییٰ بن یوسف علیہ السلام کے ہیکہ قرآن کے مطابق روزہ داروں کو جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کما کسی پہلو سے ان کے نیک عملوں پر لکھی ہو وہ اس فدیہ کی صورت میں پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جامع نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقم مستحق غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے نام ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین۔

## ممبران و ممبرات مجلس اطفال الاحمدیہ عربہ اڑلیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

امسال جماعت احمدیہ سرور میں عربہ اڑلیہ کی تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۴ اترہ (۱۸ اگست) ۱۳۶۱ھ منعقد ہونا قرار پایا ہے تمام عربائی مجالس سے اس موقع پر اپنے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوانے کی اور اجتماع کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے  
شاہکار: شخص الدین خان  
مقرر مجلس خدام الاحمدیہ سرور اڑلیہ

تقریب شادی و رخصتانیہ  
روزہ ۱۲ کو مکرم رشید احمد صاحب اختر ابن مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ فوزیہ عارفہ صاحبہ بنت مکرم مرزا احمد اقبال صاحب درویش کے ساتھ قادیان ہی میں ہو چکا تھا۔ جب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب امیر قادیان نے اجتماعی دعا کر کے بعد بارات مکرم مرزا احمد اقبال صاحب درویش کے مکان پر پہنچی۔ یہاں پر بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم امیر

## مکمل و نایاب کتب اور تاریخی تصاویر کی دستیاب میں

- مذکورہ ذیل نادر و نایاب کتب اور تاریخی تصاویر چار سے لے کر دستیاب میں آ کر ہمیشہ احباب مذکورہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔
- حضرت یحییٰ بن یوسف علیہ السلام کی تحریک "الارواح النقیف" اسلامی اصول کی فطامنی کا گجراتی و عربی ترجمہ۔
- حضرت مولیٰ محمد و خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف "پیغام احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فری کی کتاب "حیات احمد علیہ السلام" کی مکمل جلدیں۔ اور محارف القرآن کے متعلق کچھ نئے جملہ کتب۔
- حضرت میثم عبداللہ ابن ماجہ کی انگریزی اور اردو کتب کا مکمل سلسلہ۔
- جماعت کی اہم تاریخی تصاویر کا قیمتی ذخیرہ جس میں سے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے طریم پر مشتمل تصاویر کی پہلی قیمت شائع کر دی گئی ہے ضرورت مند احباب کو روپے کا پوسٹل آرڈر بھجوا کر یہ قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قیمتی ذخیرہ احمدیت کی نئی نسلیں کو بزرگان سلسلہ کے نورانی چہروں سے متعارف کرانے کے علاوہ تبلیغ کا بھی ایک مفید ذریعہ ہے۔

## ملاو سف احمد الدین سیکرٹری انجمن ترقی اسلام الہ دین بلڈنگ سکندریہ آباد راندھرا

نے اجتماعی دعا کرائی۔ مورخہ ۱۲ کو مکرم رشید احمد صاحب اختر نے اپنے مکان پر دعوت دین کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جابین کے لئے باعدت برکت اور شرف و برکت حسنہ بنائے آمین  
(ادارہ)



## مہدی موعودؑ کی پیشگوئیاں دربارہ خلافتِ ثالثہ ص ۸

انواع و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ”وہ ایسے قوم کے مہر و ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح نہا ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اور تمام ترک و شمش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں۔ اور رحمت الہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے“ یہ آسمانی خبر ارجحِ بلال (افریقہ) میں ”لُفرت جہاں آگے بڑھو“ سکیم کے ذریعہ نہایت آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے۔ اور اسلام اور خدمتِ انسانیت کی تاریخ میں ایک نیا سنہری باب ہے۔ یہ آسمانی منصوبہ حضورِ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۱۹۷۸ء کے شہرہ آفاق سفر مغربی افریقہ کے دوران جاری فرمایا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے گیارہ سالوں میں اتنی لا تعداد برکتوں سے نوازا ہے کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اس وقت نائجیریا، غانا، گیمبیا، لائبریا اور سیرالیون کے اندر ۱۸ شاندار ہسپتال اور ۳۲ عظیم الشان سکول نہایت وسیع پیمانے پر دن رات خدمتِ خلق میں سرگرم عمل ہیں۔ اور ان کے طبی اور تعلیمی کارناموں کی ہر طرف دھوم مچی ہوئی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ان ممالک کی ممتاز و فاضل شخصیات بلکہ سربراہانِ مملکت بھی ان کی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔

(۱۷)

قرآن کریم کی عالمی اشاعت  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں

لارہیم بن صاحب کین کو قرآن عظیم پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس نے ان کو یہ خواب سنایا کہ :-

”آج رات میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے۔ اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کر دو“ (سیرت احمد مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ص ۱۸۲-۱۸۳)

جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت اقدس کو عطا ہوئی اور جسے کل کائنات میں پہنچانے کا حکم دیا گیا وہ قرآن مجید ہی تھا۔ جس کی خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں گزشتہ تمام خلافتوں سے بڑھ کر اشاعت ہوئی ہے۔ اور کلام اللہ کے پھیلانے کا یہ سلسلہ روز بروز تیز ہو رہا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب قرآنی انوار سے ساری دنیا متور ہو جائے گی۔ اور علومِ قرآنی تمام آفاق پر محیط ہو جائیں گے۔ اور ہر ملک، ہر قوم بلکہ ہر دل پر قرآن ہی کی حکومت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

یہ الغرض خلافتِ ثالثہ آج مرکزِ تجلیات ہے جہاں خدا کے نشانِ بارش کی طرح برس سے ہی اسے کاش دیکھنے والی آنکھیں سوچنے والے دل اور اعلانِ حق کرنے والی زبانیں ہوں !!

یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ تکانوں کا کار؟  
تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف،  
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار!  
(المسیح الموعود)  
وَاجِرْ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہو اللہ خدا کے فضل اور رسم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے  
قدس شریف لائبریری

المروف جہولرز

۱۰۰ خورشید کاٹھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی فون ۶۹۰۶۹

## مومن کو چاہیے

کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں  
دلاور ثابت کرے

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

گوئیٹ پیٹری لٹریچر

نزد عابد سکر۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰

دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے

علومِ جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جہد و جہد  
سے حاصل کرو (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحوالہ رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء)  
(پیشکش)

افضل اینڈ کمپنی۔ ۲۶۸۔ آرکٹ روڈ۔ مدراس ۲۴

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہنی مستحضر رکھئے :-

”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“

(منجانب سے)

کوہ نور پرنٹنگ پریس  
چھتہ بازار حیدر آباد (آندھرا پردیش)

اسلام کا زندہ ہونا

ہم سے ایک فدیہ مانگنا  
(ترغیہ اسلام تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

منجانب۔ محوکی ٹیلیوژن کمپنی۔ ۲۱ ہال روڈ لاہور

فون نمبر۔ ۳۲۲۲۲۲۔ ۹۱۶۲۲۲

فون نمبر۔ ۱۹۰۷۸

لیج انڈسٹریز لٹریچر

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسلامی بنائے گئے واسے  
ڈومسٹک ہورٹیکلچر

"NO. 2" اور "AMBER" DELUX QUALITY

پیشکش۔ نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ حیدری بازار حیدر آباد



# الخبر کلمہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔  
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

**THE JANTA**

PHONE 23-9302

**CARD BOARD BOX MFG. CO.**

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.  
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.  
15, PRINCEP STREET. CALCUTTA - 700072.

# اقضال کبر لا اله الا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لورچیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

**MODERN SHOE CO.**

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903.

CALCUTTA - 700073.

# پس دہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔  
(فتح اسلام منہ تسمیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

نمبر ۵۰-۲-۱۸

فلک نما

سید آباد-۵۰۲۵۳

**لبرٹین**

# چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا روبرو کسے

۸۴ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

"AUTOCENTRE" تارکاپتہ

23-5222

23-1652

# آٹو ٹریڈرز

۱۶-مینگولین-کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تنظیم کار  
برائے: ایم بی ڈی بیڈ فورڈ ۵ ٹریکٹر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پرزہ جات میں ہوائی سیل زرخیز دستیاب ہیں

**AUTO TRADERS,**

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

# محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش :- سن رائزر برپروڈکشنز، ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

**SUNRISE RUBBER PRODUCTS**

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

# رحیم کالج انڈسٹری

**RAHIM**

COTTAGE INDUSTRIES,  
17-A, RASOOL BUILDING,  
MOHAMEDAN CROSS LANE,  
MADANPURA,  
BOMBAY - 400008.

ریگنیز - فوم - پٹرے - جنس اور یوٹیٹ سے تیار کردہ  
بہترین - معیاری اور پائیدار  
سوٹ کیں - برف تکیں - سکول بیگ -  
ایربیک - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)  
ہینڈ پریس - مٹی پریس - پاسپورٹ کور  
اور بلیٹ کے  
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز -

# ہر قسم اور ہر ماڈل کے

نوٹر کار - موٹر سائیکل - سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلہ  
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

**AUTOWINGS,**

32, SECOND MAIN ROAD,  
C.I.T. COLONY.  
MADRAS - 600004.  
PHONE No. 76360.

**آٹو ونگس**



# KHILAFAT NUMBER

## The Weekly B A D R

Qadian 143516

Editor:—Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor:- Jawaid Iqbal Akhtar

Price Rs.1-00

VOL No.31 25th, RAJAB 1402\* 20th HIJRAT 1361\* 20th May 1982 ISSUE No.20

حدیث نبوی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم :-  
 "علم کا حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔" (سنن ابن ماجہ)  
 ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-  
 "بارکت علم وہ ہے جو عمل کے مرتبہ میں اپنی جگہ دکھاوے اور غرض علم وہ ہے جو صرف  
 علم کی حد تک محدود ہو۔ کبھی عمل تک نوبت نہ پہنچے۔" (اسلامی اصول کی غلافی)  
 پیشکش { محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پرائمریز  
 ۳۲-سیکنڈ مین روڈ -  
 سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۲ }  
**ملین موزس**

**ارشاد نبویؐ**  
**احفظ لسانک** - تو اپنی زبان کی حفاظت کر (حدیث)  
 بہتان، جھوٹ اور غیبت سے۔ لڑائی اور فساد کی باتوں  
 سے۔ فحش اور گندہ کلامی سے۔  
 محتاج دعا :- یکے از ارکان جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

**فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے**

ارشاد حضرت ناصی الدین ایدہ اللہ العزیز  
 ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس  
 (ڈرافٹ اینڈ فرسٹ فروٹس کیفیت ایجنٹس)  
 غلام محمد اینڈ سنز - کاتھ پورہ - یارمی پورہ - کشمیر

**ABCOY LEATHER ARTS**

34/3 3RD MAIN ROAD,  
 KASTURBANAGAR BANGALORE - 560026

MANUFACTURERS OF :-

**AMMUNITION BOOTS**

**INDUSTRIAL SAFETY BOOTS**

حیدر آباد ہیلو  
**لیبلنڈ موزگارول**  
 کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز  
 مسعود احمد موٹر پٹرنگ ورکشاپ  
 ۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پریش)

قون نمبر ۲۹۱۶  
**سٹار بون مل اینڈ فٹ وئیر کمپنی**  
 (سپیکلائز)  
 کرشڈ بون - بون میل - بون سینوس - ہارن ہوش وغیرہ  
 (بیت ۸۸)  
 نمبر ۲۴۰/۲/۲ عقب کاجی گورہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد (آندھرا)

**اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الہی سے معمور کرو!**  
 (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

**VIR**  
 CALCUTTA-15,

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چیل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے